وجد اور تواجد

کیا؟ کیوں؟ کیسے؟ کب سے؟

ایک تحقیق

قرآن، حدیث، فقہاء علماء اور صوفیاء
کے اقوال وواقعات کی روشنی میں

تالیف

محمد صدیق طاہری نقشبندی

ناشر

بخشی طاہری پبلشر کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وجد اور تواجد

کیا؟ کیوں؟ کیسے؟ کب سے؟

قرآن،حدیث،فقہاء علماء اور صوفیاء کے اقوال و واقعات
کی روشنی میں ایک تحقیق

تالیف

محمد صدیق طاہری نقشبندی

المتعلم بالجامعة العلیمیة الاسلامیة (اسلامک سینٹر)

«Student of Aleemiyah Institute of Islamic Studies»

0307.2985450

بخشی طاہری پبلشر کراچی

﴿جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں﴾

بفیضانِ نظر:۔	حضرت پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ محمد طاہر بخشی نقشبندی المعروف محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی
نام کتاب:۔	وجد اور تواجد کیا؟ کیوں؟ کیسے؟ کب سے؟
مؤلف:۔	محمد صدیق طاہری نقشبندی
پروف ریڈنگ:۔	محمد وسیم عباسی ابنا بدعلی نقشبندی
کمپوزنگ، ڈیزائننگ۔	محمد صدیق طاہری
باہتمام:۔	حضرت علامہ خلیفہ سائیں محمد مشتاق بخشی طاہری
اشاعت اول:۔	مارچ 2012ء
تعداد:۔	1000
ہدیہ:۔	60روپے
ناشر:۔	بخشی طاہری پبلشر کراچی

﴿کتاب حاصل کرنے کیلئے﴾

درگاہ اللہ آباد شریف کنڈیارو ضلع نوشہرو فیروز سندھ ۔ مرکز روحانی مہاجر کیمپ 4.5 نمبر بلدیہ ٹاؤن کراچی

مکتبہ غوثیہ (نزد عسکری پارک یونیورسٹی روڈ کراچی) ۔ مکتبہ ضیاء القرآن ۔ دارالاشاعت (اردو بازار کراچی)

محمد صدیق طاہری 0307.2985450 (کراچی) ۔ محمد عمران طاہری 0321.8740476 (کراچی)

طاہر حسین غزالی طاہری 0321.4589918 (لاہور) ۔ محمد ادریس طاہری 0334.9563196 (راولپنڈی)

محمد حنیف طاہری 0333.2681942 (حیدرآباد سندھ) ۔ غلام سجاد درآزو طاہری 0345.3617401 (ماتلی)

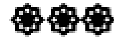
عبدالرؤف طاہری 0302.2182945 (حب چوکی) ۔ محمد شفیع طاہری 0313.2993123 (کوٹلی)

ماسٹر نور احمد طاہری 0301.2775253 (لسبیلہ بلوچستان) WWW.RTJPAK.ORG

WWW.BAKHSHITAHIRI.BLOGSPOT.COM

WWW.FACEBOOK.COM/BAKHSHI TAHIRI

☆☆☆ فہرست ☆☆☆



﴿انتساب﴾

بڑے بھائی مرحوم محمد عاشق طاہری

اور

محبوب حقیقی (اللہ ﷻ) رسول مکرم ﷺ اور مرشد کامل کی
محبت میں وجد اور تواجد کرنے یعنی رقص کرنے
والوں کے نام

جو کہ ہمہ وقت محبوب حقیقی کو راضی
کرنے کی کوشش میں لگے رہتے تھے، ہیں اور رہیں گے

محمد صدیق طاہری

تجھے مجنوں بلالِ عاشقِ صادق سے کیا نسبت
تو دیوانہ ہے لیلیٰ کا وہ پروانہ محمد (ﷺ) کا

نمی دانم کہ آخر چوں دمِ دیدار می رقصم
مگر نازم باآں ذوقے کہ پیشِ یار می رقصم

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذتِ آشنائی!

(اقبال)

کچھ اس کتاب کے بارے میں

☆ بہت ساری دینی محافل جیسے عرس مبارک اور محفل نعت خوانی وغیرہ میں فقراء پر وجد (Trance) اور تواجد کی حالت دیکھنی نصیب ہوئی لیکن اُس وقت یہ حالت عاجز کو عجیب لگتی تھی خصوصاً جو لوگ تواجد یعنی جان بوجھ کر رقص کرتے تھے یہ تو بہت ہی عجیب (Astounding) لگتا تھا۔ وجد کے حق میں صوفیاء کے کافی ارشادات اور واقعات تو سن رکھے تھے لیکن پھر بھی اس بارے میں تحقیق (Research) کرنے کا شوق پیدا ہوا کہ شریعت اور طریقت میں اس کی کہاں تک گنجائش ہے۔ اسی دوران ایک دن علامہ نذیر احمد مگسی طاہری صاحب کا خطاب سننے کا اتفاق ہوا، جس میں انھوں نے وجد کو بے شمار دلائل سے ثابت کیا۔ خطاب سننے کے بعد تو جستجو (Eagerness) اور زیادہ بڑھ گئی۔ کیونکہ کافی عرصے سے بہت سارے بھائی وجد اور تواجد کے بارے میں سوالات اور اعتراضات (Objections) بھی کر رہے تھے اس کے علاوہ کچھ اور وجوہات بھی تھیں۔ تو عاجز کو خیال آیا کہ جب یہ وجد اور تواجد اتنے دلائل سے ثابت ہے تو کیوں نہ اس کو ایک مختصری کتابی شکل میں سامنے لایا جائے۔ اسی دوران اس موضوع پر چند کتابیں نظر سے گزریں پھر ان کتابوں میں جو دلائل دیئے گئے تھے اُن کو اصل کتابوں میں تلاش کرنے (Retrace) کا کام شروع کیا، جس میں کافی مشکلات بھی ہوئیں مگر اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے نہ صرف وہ دلائل ملے بلکہ مزید دلائل اور واقعات ملتے ہی چلے گئے کچھ کتابیں نہ مل سکیں مگر ان کے علاوہ مزید کچھ اور کتابیں مل گئیں اور پھر مختلف علماء کرام سے اس موضوع پر بات چیت بھی ہوتی رہی ایک علامہ صاحب نے تو فرمایا کہ اس پر اتنے دلائل اور واقعات ہیں کہ جس سے ایک ضخیم کتاب ترتیب دی جاسکتی ہے اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ و سلسلہ چشتیہ کے ان خوش نصیبوں سے بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا جن پر وجد کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ اور ان سے اس بارے میں معلومات حاصل ہوئیں۔ اس کے علاوہ انٹرنیٹ (Internet) سے بھی استفادہ کیا نیز والد محترم بھی حوصلہ افزائی فرماتے رہے جن کی حوصلہ افزائی سے اب یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کتاب میں مختصراً وجد اور تواجد کے اثبات پر دلائل پیش کیے

گئے ہیں۔ مثلاً قرآن اور احادیث کے ساتھ ساتھ جید علماء کرام و صوفیاء کے اقوال اور واقعات مختصر انداز میں تحریر کئے گئے ہیں اور ساتھ ساتھ دور حاضر کے علماء کے ارشادات بھی شامل کئے گئے ہیں۔

☆ عاجز شکر گزار ہے محمد عدنان، عبدالغفار، محمد فاروق طاہری، خیر محمد صاحب اور خصوصاً محترم وسیم عباسی صاحب اور محمد عمران طاہری صاحب کا جنہوں نے اس کتاب کی تیاری (Preparation) میں مختلف حوالوں سے عاجز کی معاونت اور رہنمائی فرمائی بالخصوص جن علماء کرام نے اس موضوع کے بارے میں عاجز کی راہنمائی فرمائی اور اپنے خوبصورت تاثرات سے نوازا اللہ رب العزت ان تمام کو جزاء خیر عطا فرمائے۔

☆ تمام پڑھنے والوں خصوصاً اہل علم حضرات سے گزارش ہے کہ اس کتاب میں اگر کہیں بھی کسی حوالے سے کوئی غلطی نظر سے گزرے تو نشان دہی فرمائیے گا تاکہ آئندہ اس کو درست کیا جاسکے نیز اگر آپ کے پاس اس موضوع پر مواد ہو تو مطلع (Inform) کیجئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اور اپنے محبوب ﷺ کی کامل محبت و اطاعت عطا فرمائے اور ہم سب کے علم، عمل، اخلاص اور للّٰہیت میں اضافہ فرمائے۔ (آمین)

از محباں طمع دعا دارم زانکہ من بندہ گنہگارم

طالب دعا!

محمد صدیق طاہری

بن

علامہ خلیفہ سائیں محمد مشتاق بخشی طاہری مدظلہ العالی

0307.2985450

SiddiqueTahiri786@gmail.com

facebook.com/Muhammad Siddique Tahiri



دور حاضر میں حقیقی وجد اور تواجد کے قائل علماء کرام

(1) استاذ العلماء محقق دوراں حضرت علامہ مفتی شاہ حسین گردیزی صاحب ﴿دار العلوم مہریہ کراچی﴾

(2) حضرت علامہ استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر حبیب الرحمن گبول طاہری ﴿الجامعۃ العربیۃ الغفاریہ﴾

(3) محترم جناب ڈاکٹر طاہر القادری صاحب ﴿بانی منہاج القرآن﴾

(4) استاد العلماء حضرت علامہ شیخ محمد اقبال لاسی نقشبندی صاحب ﴿ابوظہبی﴾

(5) استاد العلماء حضرت علامہ پروفیسر مفتی محمد صادق بلوچ صاحب ﴿وفاقی اردو یونیورسٹی﴾

(6) حضرت علامہ پیر کرم اللہ المعروف دلبر سائیں ﴿ماتلی سندھ﴾

(7) حضرت علامہ زاہد الحق صاحب ﴿معلم الجامعۃ العلیمیۃ الاسلامیہ﴾

(8) حضرت علامہ خلیل الرحمن چشتی صاحب ﴿ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت کراچی، مہتمم دار العلوم محمدیہ غوثیہ﴾

(9) حضرت علامہ مفتی محمد فاروق رضوی حسینی صاحب ﴿مفتی وشیخ الحدیث دار العلوم محمدیہ غوثیہ﴾

(10) حضرت علامہ پروفیسر عابد علی سیفی نقشبندی صاحب ﴿لیکچرار الجامعۃ العلیمیۃ الاسلامیہ﴾

(11) حضرت علامہ مفتی نذیر احمد مگسی طاہری صاحب ﴿جامع مسجد ابوبکر صدیق ونڈر﴾

(12) حضرت علامہ محمد ابراہیم لاسی طاہری صاحب ﴿عربی ٹیچر ہائی اسکول بیلہ﴾

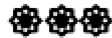
(13) مولانا صابر علی نقشبندی صاحب ﴿ناظم تعلیمات جماعت اہل سنت بلدیہ ٹاؤن﴾

(14) محترم جناب انیس المصطفیٰ طاہری صاحب ﴿فارغ التحصیل از اسلامک سینٹر﴾

(15) محترم جناب ڈاکٹر عبدالمالک کاشف صاحب ﴿انچارج ہیلتھ سینٹر، اسلامک سینٹر﴾

نوٹ:۔ یہ صرف ان علماء کرام کے اسماء گرامی ہیں جن سے اس موضوع کے حوالے سے مختصر وقت میں عاجز کی بذات خود ملاقات ہوسکی یا ان کی تقاریر سے استفادہ کیا۔

☆اس موضوع کے حوالے سے مزید تحقیق اور علماء کرام سے ملاقات کا سلسلہ جاری ہے۔



قابل قدر و معزز و محترم علمائے کرام و دانشوران کے افکار و آراء و تاثرات

(1) استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محقق دوراں قبلہ شاہ حسین گردیزی صاحب مدظلہ العالی

حضرات صوفیاء کرام کے بعض اعمال پر بعض ظاہر بین اعتراض کرتے ہیں اور ان کا مقصد نہ تو تحقیق ہوتا ہے اور نہ ہی اصلاح۔ بس دل کا غبار نکالنا ہوتا ہے۔ وجد کا مسئلہ ان ہی مسائل میں سے ہے۔ حالانکہ وجد اپنے اختیار میں نہیں ہوتا ایک کیفیت طاری ہوتی ہے اور اس دوران اس آدمی سے حرکات کا صدور ہوتا رہتا ہے اور سلوک کے دوران شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ پر بھی ایسی کیفیات آتی رہتی تھیں۔ حضرات صوفیاء کرام نے ہر دور میں اس موضوع پر قلم فرسائی کی ہے۔ حضرت ابونصر سراج رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب اللمع میں اس پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ محترم محمد صدیق نقشبندی صاحب جو ہنوز طلب علم میں مشغول ہیں انہیں اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ اس موضوع پر لکھا جائے سو انہوں نے لکھا اور بہت عمدہ لکھا۔ میں نے چیدہ چیدہ مقامات سے اس رسالہ کو دیکھا ہے اور عوام الناس کیلئے مفید پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی جمیل کو قبول فرمائے اور انہیں مسلسل لکھتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

شاہ حسین گردیزی
دارالعلوم مہریہ گلشن اقبال کراچی

(2) استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ حبیب الرحمٰن گبول طاہری صاحب مدظلہ العالی

حامداً و مصلیا و مسلما اما بعد

وجد و تواجد سے کسی شخص کی وہ حرکات و سکنات مراد ہیں جو عام حالات میں اس سے صادر نہیں ہوتیں۔ خواہ وہ کیفیت کسی مخصوص وقت میں محدود مدت کیلئے بے اختیار صادر ہوئی ہو یا کسی وقفہ پر اسکے ذریعے اپنی خوشی کا اظہار کیا گیا ہو۔ یہ دونوں صورتیں جائز و مباح ہیں اور ہر مذہب و مسلک میں کسی نہ کسی طرح اسکا وجود باقی رہتا ہے۔ البتہ جان بوجھ کر با اختیار بلا مقصد مفید محض دکھاوے کیلئے یا اپنے آپ کو صاحب وجد و حال ثابت کرنے کیلئے یا کسی بھی اور دنیوی مقصد کیلئے ایسا کرنا جائز نہیں۔ طریقہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم قائد حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے بجا طور پر اپنی متعدد مکتوبات شریفہ میں ایسے نقلی وجد کی مذمت کی ہے۔ محترم محمد صدیق صاحب سلمہ جو کہ میرے پرانے اور مخلص دوست، واعظ خوش حال، عالم باعمل مولانا خلیفہ محمد مشتاق صاحب کے فرزند ہیں اور اسلامک سینٹر میں زیر تعلیم ہیں۔ ان کی اس اہم موضوع پر ایک چھوٹی تحریر آپکے سامنے ہے۔ راقم الحروف نے مشت از نمونہ خروار، اس کے چند صفحات ہی مطالعہ کئے ہیں۔ انداز بیان سلیس اور مدلل ہے۔ امید ہے کہ ان کی یہ کتاب سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ طاہریہ کے عین مطابق اور اہل سنت و جماعت اور بالخصوص جماعت اصلاح المسلمین، روحانی طلبہ جماعت اور تمام فقراء کیلئے کار آمد اور مفید ثابت ہوگی۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ و سلم

رقمہ: فقیر حبیب الرحمٰن گبول طاہری

درگاہ اللہ آباد شریف کنڈیارو سندھ

12/2/2012

(3) استاذ محترم حضرت علامہ مولانا پروفیسر عابد علی سیفی نقشبندی مجددی صاحب مدظلہ العالی
لیکچرار الجامعۃ العلیمیۃ الاسلامیۃ (اسلامک سینٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے کہ اس نے حضرت انسان کو اپنی محبت خاص سے سرفراز فرمایا اور اسے اپنی ملاقات کا اشتیاق دلا کر اپنی طرف متوجہ فرمایا تا کہ وہ باطل الہٰوں اور معشوقان مجازی سے منہ موڑ کر اللہ حقیقی وحدہ لاشریکہ اور محبوب حقیقی جلّ و علا کی طلب میں بوسیلہ محبوب رب کائنات محمد ﷺ مشغول رہے۔ اسی طلب کے دوران وہ اپنے اندر بعض کیفیات اور حالات کو محسوس کرتا ہے اور انھیں اپنے ذوق کے مطابق پالیتا ہے۔ ان حالات اور کیفیات (جو طلب حق کے دوران ان پر وارد ہوتی ہیں) کو وجد سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ وجد ایک اچھی، پر کیف اور بابرکت حالت ہے، جو اولیاء کرام کی صفات میں سے ہے۔ وجد کی تعریف کرتے ہوئے حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

الوجد وارد حق یزعج القلوب الی الحق (احیاء العلوم)

یعنی وجد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسی کیفیت وحالت ہے جو دلوں کو اسکی طرف مائل کرتی ہے۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب احیاء العلوم میں فرماتے ہیں کہ

الوجد الحق ینشاء من فرط حب اللہ وصدق ارادتہ وشوق الی اللقاء

یعنی وجد (حقیقی) اللہ تعالیٰ سے محبت کامل سچی ارادت اور اسکی ملاقات کے شوق کی وجہ سے پیدا ہونے والی حالت وکیفیت ہے اور حضرت عمر بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ نے تو بات ہی ختم کر دی فرماتے ہیں کہ

لایقع علی الکیفیۃ الوجد عبارۃ لانہ سر اللہ عند عباد المومنین الموقنین

یعنی وجد ایسی حالت شریفہ ہے جسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ یہ اللہ اور اسکے کامل مومن بندوں کے درمیان راز ہے۔ لہذا خوش بخت ہیں وہ لوگ جنھیں حقیقی وجد کی گراں بہا دولت میسر ہے انھیں اس کی حفاظت کرنی چاہیے اور منکرین سے اعراض ہی برتنا چاہیے۔

وجد کے ساتھ تواجد بھی پایا جاتا ہے، جس کا مطلب از خود وجد کی حالت کو طاری کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ یہ دو احتمال رکھتا ہے۔ محمود و مذموم اگر حسن نیت اور اہل اللہ سے مشابہت اور ذکر اللہ کیلئے اور چست رہنے

کے لئے ہوتو محمود ہے۔ و من تشبه بقوم فهو منه میں داخل ہےاور دکھاوے کیلئے یا اہل اللہ سے استہزاء کی غرض سے ہوتو مذموم ہے بلکہ نہایت ہی برا ہے کہ ریا کاری حرام ہےاور استہزاء کرنا اہل اللہ سے، اسلام سے نہایت سنگین جرم وگناہ ہے جو کفر تک لے جاتا ہے (نجانا الله منه) وراعمال کادارومدار نیتوں پر ہے۔ مؤلف رسالہ جامعہ علیمیہ اسلامیہ کے ہونہار طالب علم ہیں یہان کی ایک اچھی کاوش ہے، جس میں یقیناً موضوع کے اعتبار سے کمی بیشی ممکن ہے۔ بہر کیف اللہ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے اور اولیاء کرام کے فیوض وبرکات سے مالا مال فرما کر ان کے ایمان، علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین بحرمة النبی الامین الکریم ﷺ

ازقلم خاکپائے درحبیب ﷺ

فقیر عابد علی سیفی نقشبندی مجددی عفی عنہ

۰۶ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ 30جنوری 2012ء

(4) حضرت مولانا مفتی نذیر احمد مگسی صاحب (جامع مسجد ابوبکر صدیق ونڈر ضلع لسبیلہ)

الحمد لله رب العٰلمین والعاقبة للمتقین والصلاة والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی اٰله واصحابه اجمعین اما بعد

آج کل مختلف علوم پر تحقیقات ہورہی ہیں مگر تصوف اور صوفیاء کے بارے میں بہت ہی کم کام ہورہا ہے، جس کی وجہ سے صوفیاء کے افعال واقوال پر اعتراضات ہورہے ہیں اور تصوف سے لاعلمی کی وجہ سے بہت سے اہل علم حضرات بھی ان اعتراضات میں شامل ہوجاتے ہیں۔

الحمدللہ محمد صدیق صاحب نے صوفیاء کے وجد اور تواجد پر قلم اٹھایا ہے۔ امید ہے کہ اس سے صوفیاء کے وجد اور تواجد پر اٹھنے والے اعتراضات بھی ختم جائینگے اور صوفیاء کرام کے وجد سے عوام الناس بھی واقف ہوجائے گی۔ اللہ تعالیٰ مؤلف رسالہ کے علم اور فہم میں اضافہ فرمائے (آمین)

خادم صوفیاء کرام

مولانا نذیر احمد مگسی طاہری

3مارچ 2012ء

(5) ڈاکٹر عبد المالک کاشف صاحب

(بی،اے آنرز (نفسیات)،ایم،اے (اسلامیات) (ڈی،ایچ،ایم،ایس،آر،ایچ،ایم،پی)

یہ خاکسار وعاجز سلسلہ چشتیہ سے وابستہ ہے۔بچپن سے اہل اللہ کی صحبت،علماء کرام کی مجالس اور نعت خوانی و منقبت وسماع کی محافل میں شرکت کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔ان محافل میں بہت کچھ دیکھا۔اہل وجد اور تواجد کو قریب سے دیکھا بعض پر ظاہری بناوٹ اور نقل نظر آئی اور بعض لوگوں پر حقیقی وجد اور تواجد کی کیفیت دیکھنی نصیب ہوئی جس میں ان سے مختلف حرکات صادر ہوتی ہوئی دکھائی دیں۔میرے ایک عزیز دوست پر بھی یہ کیفیت طاری ہوتی ہے ان سے بھی اس کیفیت کے بارے میں گفتگو کی ہے۔انھوں نے بتایا کہ ہوتا یوں ہے کہ کسی خاص جملے پر غور کرنے پر دماغ سے ایک لہر کرنٹ کی طرح پورے جسم میں سرایت کر جاتی ہے پھر میں بے اختیار ہو جاتا ہوں اور اپنے اوپر قابو نہیں رہتا۔

اصل میں اسلام دین فطرت ہے انسان بھی فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔یہ کائنات بھی فطرت پر پیدا کی گئی ہے۔انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے۔اس میں عقل وشعور،ارادہ، احساسات وجذبات پائے جاتے ہیں لہٰذا انسان کا اس کائنات میں کسی بھی چیز سے متاثر ہونا فطری عمل ہے۔مثلاً قدرتی مناظر ،سمندر،دریا،ندی،چشمے وآبشار اسی طرح جنگل اور ہرے بھرے لہلہاتے سبزے،برف پوش پہاڑوں کا دیکھنا اسی طرح رنگ برنگے اور مختلف نمونوں کے درخت،پتے،پھل اور پھولوں کا دیکھنا اسی طرح مختلف قسم کے جانور،خوبصورت پرندے اور ان کی طرح طرح کی بولیاں اور رسیلے نغموں کا سننا اسی طرح آسمان ،سورج،چاند،تارے،کہکشاں اور قوس وقزح کا دیکھنا۔یہ سب چیزیں انسان کو متاثر کرتی ہیں۔اندر سے اس کے جذبات واحساسات کو انگیخت کرتی ہیں۔جو عمل پذیر ہو کر مختلف حرکات وسکنات و کیفیات میں ظاہر ہوتی ہیں۔انسان ان سے متاثر ہو کر کبھی روتا ہے،کبھی مسکراتا ہے،کبھی چیختا ہے اور اور کبھی حیران وششدر رہ جاتا ہے کبھی ساکت اور جامد ہو جاتا ہے اور کبھی مختلف حرکات کرنے لگتا ہے۔وجد وحال میں انسان پر وہ سب حالتیں اور کیفیات طاری ہوتی ہیں جو کائنات میں کسی نہ کسی شکل میں موجود ہیں۔لیکن یہ حرکات و سکنات اللہ کی رضا وخوشنودی کیلئے ہوں،اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی معرفت ورسائی کیلئے ہوں تو یہ اچھی

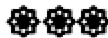
محمود، مستحسن، قابل ستائش و قابل قدر ہیں اور نجات کا باعث ہیں اور اگر نفسانی خواہشات اور انا کی تسکین اور ان کو پروان چڑھانے کیلئے ہوں تو یہی باعث رذالت و گمراہی، ہلاکت و تباہی کا باعث ہیں۔

یہ سب کیفیات اس مثبت طاقت اور سوچ جو اللہ اور اس کی کائنات اور خود انسان کے اپنے اندر گہرے غور و فکر کا نتیجہ ہیں۔ یہ حاصل ہوتی ہیں سچے عشق، حقیقی محبت اور خلوص نیت، روحانی و اخلاقی تربیت و تزکیہ نفس سے اور یہ حاصل ہوتی ہیں اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اتباع، اہل اللہ، اہل حق و معرفت کی صحبت و تربیت سے۔ عزیزی و محترم محمد صدیق طاہری کا رسالہ ''وجد اور تواجد، کیا؟ کیوں؟ کیسے؟ اور کب سے؟'' نظر سے گزرا۔ محمد صدیق طاہری نے اہم اور نازک موضوع پر نقلی اور عقلی دلائل سے اختصار اور جامعیت کے ساتھ اس مختصر رسالہ کی شکل میں اپنی تحقیق و جستجو کو طالبان حق و معرفت و سالکان راہ طریقت کی آگہی اور راہنمائی کیلئے پیش کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے لئے ہدایت و معرفت حقیقی کا ذریعہ بنائے اور محمد صدیق طاہری کی اس مخلصانہ سعی و کاوش کو اپنی بارگاہ میں درجہ مقبولیت عطا فرمائے اور آپ کی علمی، تحقیقی و تحریری صلاحیتوں میں اضافہ فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین و رحمۃ العٰلمین و شافع المذنبین ﷺ

خاکپائے غلامان محمد ﷺ و آل محمد ﷺ

ڈاکٹر عبدالمالک کاشف

انچارج ہیلتھ سینٹر اسلامک سینٹر ورلڈ فیڈریشن آف اسلامک مشنز



﴾وجد اور تواجد کیا؟ کیوں؟ کیسے؟ کب سے؟﴿

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کیلئے جو رب العالمین ہے اور بے شمار درود و سلام نبی کریم ﷺ پر جو رحمت للعالمین ہیں اور سلام ہو آپ ﷺ کی آل اور اصحاب پر اور تمام ان بندوں پر جو یادِ الٰہی میں مستغرق رہتے ہیں اور محبوب حقیقی کو راضی کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

وجد کی تعریف:۔

﴾وجد (Ravishing/Trance) عربی زبان کا لفظ ہے جو وجد یجد باب ضرب یضرب سے ہے جس کے لغوی معنی ہیں۔ پانا (Get)، حاصل کرنا (Gain) وغیرہ اور اصطلاح صوفیاء میں اس سے مراد ایک ایسی کیفیت ہے جو اولیاء کرام کی صحبت میں بیٹھنے سے بعض لوگوں پر طاری ہوتی ہے۔ انسان حالت وجد میں بے خود (Intrance/Raptured) ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں انسان سے درجہ ذیل حرکات کا صدور ہوتا ہے۔ (1) پورے بدن پر کپکپی طاری ہونا (Tremble)
(2) دل کی دھڑکن کا تیز تیز حرکت کرنا۔ (Vellicatetion of Palpitation)
(3) رقص کرنا، ناچنا (Dance) (4) رونا اور آنسوؤں کا بہنا (Lament/Maudlin/Weeping)
(5) کپڑے پھاڑنا۔ (Tear of cloths) (6) چیخنا، چلانا۔ (Bawl/Squeal/yell)
(7) دوڑنا، اچھلنا۔ (Scamper) (8) بے ہوش ہونا (Delirium/Catalepsy)
(9) قلب و روح کا وجد کرنا (Tranceing of Heart and Soul)

قلب و روح کا وجد کرنا ہی سب سے بڑی خوش نصیبی ہے اور یہ وجد جلیل القدر اولیاء کرام کو نصیب ہوتا ہے۔ بعض صوفیا اس حالت کو وجود بھی کہتے ہیں۔ اس حالت میں بندہ مومن بظاہر تو کوئی حرکت کرتے ہوئے نظر نہیں آتا لیکن باطنی طور پر اس حالت سے فیضیاب ہو رہا ہوتا ہے اور جو اوپر حالتیں بیان کی گئی ہیں وہ اس مرتبے تک پہنچنے کے ذرائع ہیں۔ اور یہ کیفیات (Conditions) تلاوت قرآن پاک، نعت رسول مقبول ﷺ، ذکر اللہ اور مرشد کامل کی منقبت یا ان کے ارشادات سن کر طاری ہوتی ہیں۔ یہ کیفیات ہر شخص پر طاری (Affected) نہیں ہوتیں بلکہ کچھ حضرات پر یہ کیفیات طاری ہوتی ہیں۔ اس حالت

کے دوران ان حضرات کو ان چیزوں کا مشاہدہ ہوتا ہے، جن کا مشاہدہ (Observation) عام حالت میں ممکن نہیں۔ صرف انسانوں ہی پر یہ کیفیت طاری نہیں ہوتی بلکہ یہ پہاڑ، سمندر، نباتات، جمادات، ہوا اور اللہ کی دوسری مخلوقات پر وجد کی کیفیت طاری ہوتی ہے مگر ہمارے پاس وہ آنکھیں نہیں کہ ہم ان کا مشاہدہ کر سکیں۔ وجد کو وہی شخص جان سکتا ہے جس نے اس کا مزہ (Taste) چکھا ہو۔ مثلاً جس شخص نے لیموں نہ چکھا ہو تو اسے کیا معلوم کہ لیموں کا ذائقہ کیسا ہوتا ہے اور جس نے انجیر کو نہ دیکھا ہو تو اسے کیا معلوم کہ انجیر کس کو کہتے ہیں۔ اسی طرح وہ شخص کیا جانے کہ وجد کیا ہوتا ہے جس نے نہ تو اس کیفیت کا لطف اٹھایا ہو اور نہ ہی اس کا مشاہدہ کیا ہو۔

تواجد کی تعریف:۔

تواجد بھی عربی زبان کا لفظ ہے اور باب تفاعل سے تفاعل، یتفاعل، تفاعلاً کے وزن پر ہے۔ جس کے لغوی معنی ہیں۔ خود جان بوجھ کر (Deliberately) رقص کرنا یعنی ناچنا۔ اسکی دو (2) اقسام ہیں۔

(1) اولیاء اللہ اور نیک لوگوں کی مشابہت (Resemblance) کے لئے اچھی نیت سے تواجد کرنا یعنی رقص کرنا۔

جو کہ نہ صرف جائز بلکہ احسن، محمود اور بہت ہی اچھا ہے۔ (تفصیل آگے آنے والی ہے)

(2) ریاکاری اور لوگوں کو دکھانے (Hypocrite/Show off) کیلئے وجد اور تواجد یعنی رقص کرنا تا کہ لوگ اسے صاحب وجد خیال کریں، بزرگ سمجھیں یا تعریف کریں اسی طرح کسی کو تکلیف پہنچانے کی نیت سے الغرض کسی بھی دنیاوی مقصد کی تکمیل کیلئے تواجد کرنا۔

یہ ناجائز اور بہت ہی برا ہے اور یہ ریاکاری کے ذمرے میں آتا ہے۔ ریاکاری کیلئے تو نماز بھی جائز نہیں۔ اسی طرح شادی بیاہ یا گناہ کے کاموں میں مردوں اور عورتوں کا ایک ساتھ یا الگ الگ رقص کرنا، گانے وغیرہ سن کر Dance کرنا یعنی ناچنا یہ بھی ناجائز ہے۔ علامہ اقبال کیا خوب فرماتے ہیں کہ

چھوڑ یورپ کیلئے رقص بدن کے خم و پیچ   روح کے رقص میں ہے ضرب کلیم اللہی

صلہ اس رقص کا ہے تشنگی کام و دہن صلہ اس رقص کا درویشی و شہنشاہی (ضرب کلیم)

مگر بڑے افسوس کے ساتھ کہ آج کل ہماری نوجوان نسل اس میں بہت بری طرح مبتلا ہوتی جا رہی ہے۔ کالجز اور یونیورسٹیز کا حال ہمارے سامنے ہے۔ لہذا اس برائی کو ختم کرنے کیلئے ہم سب کو مل کر کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ بہر کیف یہاں ہماری مراد حقیقی وجد اور تواجد ہے اور یہ کیفیت اور حالت آج کی کوئی نئی ایجاد یا بدعت (Innovation/Invention) نہیں بلکہ یہ تو بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم، صوفیاء، مفسرین، محدثین، فقہاء اور علماء ربانیین پر بھی طاری ہوتی رہی ہے۔ (تفصیل آگے آ رہی)

اور بہت سارے صوفیاء کرام، مفسرین، محدثین، فقہاء اور علماء ربانیین نے اپنی کتابوں میں اس کے جواز پر کئی دلائل تحریر فرمائے ہیں۔ (تفصیل آگے آ رہی ہے) اور جن علماء نے اسے ناجائز کہا ہے وہ متصوفہ کیلئے کہا ہے۔ متصوفہ سے مراد وہ نقلی پیر اور صوفی جن کا شریعت (Islamic Law) اور طریقت (Spiritual Way) سے کوئی بھی تعلق نہ ہو (جو لوگوں کو بے وقوف بنا رہے ہوں جیسا کہ آج کل بھی ایسے کئی جعلی پیر ہیں جن کی وجہ سے حقیقی اولیاء اور پیروں سے بھی لوگ متنفر ہو رہے ہیں) اور جہاں تک بات ہے حقیقی صوفیاء اور پیروں کی تو انکے لئے اور انکے مریدوں کے لئے وجد اور تواجد جائز ہے۔

☆ مگر آج کل بہت سارے لوگ حقیقی صوفیاء اور انکے مریدوں کے وجد اور تواجد پر ہنستے، مذاق اڑاتے، ملامت اور اعتراضات (Objections) کرتے ہیں اور منع (Forbid) بھی کرتے ہیں۔ جبکہ حقیقی وجد اور تواجد کرنے والوں پر ہنسنا، اعتراض یا منع کرنا جائز نہیں (تفصیل آگے آ رہی)

یہاں ہمارا مقصد کسی پر تنقید (Criticize) کرنا ہرگز نہیں بلکہ حقیقی وجد اور تواجد کے بارے میں اصلاح (Reform) کرنا ہے۔ اللہ کے کرم سے ہم وجد اور تواجد کو کئی دلائل سے ثابت کریں گے۔ نہ ماننے والوں کو ہزاروں دلائل بھی دیئے جائیں تو پھر بھی نہیں مانتے، کچھ حسد (Envy) کی وجہ سے اور کچھ ضد (Contrary) کی وجہ سے۔ مگر ماننے والے بغیر دلیل کے بھی مان لیتے ہیں۔ اگر پھر بھی کسی کو کچھ بھی برا لگے تو عاجز دست بستہ معذرت خواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مثبت سوچ عطا فرمائے (آمین)



وجد قرآن حکیم کی روشنی میں

(1)الذین یذکرون اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبہم (سورہ آل عمران آیت 191)

ترجمہ:۔وہ عقل مند جو یاد کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور پہلوؤں پر لیٹے ہوئے (ضیاء القرآن: ج1: ص306)

☜علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں ذکر بالجہر، وجد اور حال کو مضبوط اور مدلل دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے۔ تفصیل کیلئے (روح البیان: ج2 ص127)

(2)فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا و خر موسی صعقا (سورۃ اعراف آیت 143)

ترجمہ:۔پھر جب تجلی ڈالی اس کے رب نے پہاڑ پر تو کر دیا اسے پاش پاش اور گر پڑے موسیٰ (علیہ السلام) بے ہوش ہو کر (ضیاء القرآن: ج2: ص80)

☜تفسیر مظہری:۔ یہاں صفاتی تجلی نے موسیٰ علیہ السلام کو بے ہوش اور پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دیا تو پھر ذاتی انوار وتجلیات کا کیا عالم ہوگا۔ (تفسیر مظہری)

☆اس آیت مبارکہ میں موسیٰ علیہ السلام کا خدا تعالیٰ کے نور سے بے اختیار ہو کر گر جانا کمال جذب ووجد کی دلیل ہے۔اسی طرح سالک بھی جب فیض کو برداشت نہیں کر پاتا تو اس پر جذب ووجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔کبھی کبھی تو اس حال میں اتنا غرق ہو جاتا ہے۔جس کو استغراق (Meditativeness) کہتے ہیں۔

(3)انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم و اذا تلیت علیہم ایتہ زادتہم ایمانا و علی ربہم یتوکلون (سورۃ انفال آیت 2)

ترجمہ:۔صرف وہی سچے ایمان دار ہیں کہ جب ذکر کیا جاتا ہے اللہ کا تو کانپ اٹھتے ہیں ان کے دل اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر اللہ کی آیتیں تو یہ بڑھا دیتی ہیں ان کے ایمان کو اور صرف اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ (ضیاء القرآن: ج2 ص130)

(4)فلما راینه اکبرنه و قطعن ایدیهن و قلن حاش لله ماهذا بشرا ان هذا الا ملک کریم (سورۃ یوسف جز آیت 31)

ترجمہ:۔ پس جب (یوسف علیہ السلام آئے اور) انھوں نے اس کو دیکھا تو اس کی عظمت (حسن) کی قائل ہو گئیں اور (وارفتگی کے عالم میں) کاٹ بیٹھیں اپنے ہاتھوں کو اور کہا انھیں سبحان اللہ! یہ انسان نہیں بلکہ یہ تو کوئی معزز فرشتہ ہے۔ (ضیاءالقرآن: ج2 ص426)

﴾امام عبداللہ بن اسعد یافعی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 768ھ﴾ فرماتے ہیں کہ

حضرت یوسف علیہ سلام کو دیکھ کر عورتوں نے انگلیاں کاٹ لیں، جب مخلوق کی محبت کا یہ حال ہے تو خالق کی محبت کا کیا حال ہوگا۔ اس کا وہی انکار کر سکتا ہے جس نے اس کا مزہ نہ چکھا ہو اور اولیاء کے حال سے ناواقف ہو۔ (بزم اولیاء: ص 317 مکتبہ زاویہ)

☆ یہاں صرف جمال یوسفی کے مشاہدے سے زنان مصر ایسی بے خود ہوئیں کہ انگلیاں کاٹ لیں۔ یہ وجد ہی کی کیفیت ہے۔ لہذا جمال خداوندی، جمال مصطفوی یا جمال مرشد کے مشاہدے سے اس کا طاری ہونا بدرجہ اولیٰ ثابت ہوتا ہے۔ مطالعہ کیلئے روح البیان زیادہ مفید ہے۔

﴾ جلالین کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ زلیخا بھی وہاں موجود تھی مگر شب و روز مشاہدہ جمال نے اس کو متحمل بنا دیا تھا لہذا نہ تو وہ بے ہوش ہوئی اور نہ انگلیاں کاٹیں اس لئے کہ وہ محبت کی انتہا میں تھی اور حضرت یوسف علیہ السلام کی محبت نے اس کے دل میں قرار پکڑ لیا تھا جبکہ دوسری عورتیں محبت کی ابتدا میں تھیں (، جلالین کلاں ،ص 192، روح البیان: ج: 4 ص 247)

☆ اس سے معلوم ہوا کہ محافل میں (سلسلہ نقشبندیہ کے بعض) اولیاء کرام اور ان کے مقرب خلفاء پر ظاہری وجد کی حالت کم ہی نظر آتی ہے کیونکہ وہ محبت الٰہی کی انتہا میں ہوتے ہیں۔ جبکہ فقراء پر وجد کی حالت زیادہ نظر آتی ہے۔ کیونکہ وہ اس مقام کی تلاش (Exploration) میں ہوتے ہیں۔ یہاں ایک بات ذہن میں رہے کہ مختلف سلاسل مثلاً قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ اور نقشبندیہ کے صوفیاء کرام کا اپنا اپنا انداز ہوتا ہے کسی کے ہاں وجد کی کیفیت شروع میں حاصل ہوتی ہے اور کسی کے ہاں یہ کیفیت بعد میں ہوتی ہے۔ لہذا کسی بھی

سلسلے کے کسی بھی بزرگ کیلئے کسی کیفیت کا ہونا یا نہ ہونا اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ کامل نہیں۔اس لئے تمام اولیاء اللہ کا دل سے ادب واحترام اور عزت کی جائے اور ہمارے مرشد مربی بھی یہی تعلیم دیتے ہیں۔

(5)اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابھا مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربھم ثم تلین جلودھم وقلوبھم الی ذکر اللہ۔(سورۃ زمرآیت 23)

ترجمہ:۔اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا جو نہایت عمدہ کلام یعنی وہ کتاب جس کی آیتیں ایک جیسی ہیں،بار بار دہرائی جاتی ہیں اور کانپنے لگتے ہیں اس کے (پڑھنے) سے بدن ان کے جوڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے۔پھر نرم ہوجاتے ہیں ان کے بدن اور دل اللہ کے ذکر کی طرف (ضیاء القرآن:9ج4:ص 267)

﴾پیر کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

خضوع وخشوع کی یہ حالت محض اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے حاصل ہوتی ہے۔(ضیاء القرآن:ج4ص268)

﴾حضرت صدرالافاضل نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اولیاء اللہ کی صفت ہے کہ ذکرالٰہی سے ان کے بال کھڑے ہوجاتے جسم لرزتے ہیں اور دل چین پاتے ہیں۔

(6)الم یان للذین امنو ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ(سورۃ حدید آیت 16)

ترجمہ:۔کیا ابھی وقت نہیں آیا اہل ایمان کیلئے کہ جھک جائیں ان کے دل یاد الٰہی کیلئے (ضیاء القرآن: ج5:ص118)

﴾تفسیر:۔اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 606ھ﴾ لکھتے ہیں کہ حقیقت میں مومن ہومن نہیں ہوتا مگر خشوع قلب کے ساتھ اور رونا اور بے اختیار گرنا یعنی وجد وحال قلب کے خشوع کی زیادتی کا باعث ہے۔ (تفسیر کبیر،ص 93۔جلد 8)

☆اس آیت کو سن کر کئی لوگ راہ راست پر آ گئے اور مقام ولایت تک پہنچ گئے۔حضرت فضیل بن عیاض

رحمۃ اللہ علیہ کو مقام ولایت تک اسی آیت نے پہنچایا۔

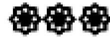
(7) لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ

(سورۃ حشر، آیت 21)

ترجمہ:۔ اگر ہم نے اتارا ہوتا اس قرآن کو کسی پہاڑ پر تو آپ اسے دیکھتے کہ وہ جھک جاتا (اور) پاش پاش ہو جاتا اللہ کے خوف سے (ضیاء القرآن: ج 5 ص 184)

تفسیر مظہری میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت وجد کے متعلق لکھتے ہیں۔
جہاں تک وجد کا تعلق ہے جو اہل صلوۃ و اہل قرآن صالحین پر طاری ہوتا ہے تو اس کا سماع (سننا) حلال اور جائز ہے اس میں ہمارے علماء میں سے کسی کو اختلاف نہیں جبکہ اس کا مقصد صرف رضاالٰہی اور حضور ہو اور آخرت کے خوف سے ذکر کرتے ہوں تو اس طرح یہ سب محمود اور غیر مذموم (اچھا) ہے اور اس معنی کے لحاظ سے تواجد اور رقص بھی غیر مذموم (اچھا) ہے۔ (تفسیر مظہری، ص 249)

☆ ان آیات قرآنیہ سے اہل سلوک، اہل ذوق و عشاق کے وجد حقیقی کا ثبوت بالکل واضح (Perspicuous/Clear) ہے۔



وجد احادیث مبارکہ کی روشنی میں

(1) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک ایسی روایت ہے جو درجہ حسن سے کم نہیں۔

حجل زید بن حارثه و جعفر و علی بین یدیه ﷺ لما قال : للاول انت مولای و للثانی انت اشبهت خلقی و خلقی و للثالث انت منی و انا منک

ترجمہ: حضرت زید بن حارثہ حضرت جعفر طیار اور حضرت علی رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے حجل کیا (رقص کیا) جبکہ آپ ﷺ نے پہلے کو فرمایا تو میرا (پیارا) غلام ہے دوسرے کو فرمایا تو سیرت وصورت میں میرے مشابہ ہے اور تیسرے کو فرمایا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ (مسند البزار: ج 2ص 316حدیث نمبر 744،السنن الکبری للبیہقی: ج 10ص 382حدیث نمبر 21027/ج 8ص 9حدیث 15770،الآداب للبیہقی: ج 1ص 257حدیث 626،الاحادیث المختارہ :ج 2ص 392حدیث 778،کیمیاء سعادت:ص 377، عوارف المعارف باب 22ص 330، احیاء العلوم جلد دوم ،ص 304،الحادی للفتاوٰی:ص 640، آداب المریدین ، فتاوٰی خیریہ)

حجل کا مطلب؟

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں ذکر کیا ہے کہ

حضرت ابوعبید ہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (حجل ان یرفع رجله و تقفز الاخری) حجل کا معنی یہ ہے کہ ایک پاؤں اٹھائے اور دوسرا پاؤں لے بھاگے۔

و الحجل : قال فی النهایه: ان یرفع رجلا و یقفز علی الاخری من الفرح النهایه

ترجمہ: حجل کے معنی ہیں۔فرط مسرت سے ایک پاؤں اٹھا کر دوسرے پاؤں پر اچھلنا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔هو رقص بهیئة مخصوصة

حجل: خاص حالت میں رقص کرنے کو کہتے ہیں۔

حجل کا معنٰی ایک پاؤں پر کودتے ہوئے چلنا (لغات الحدیث)

☆ معلوم ہوا کہ حجل کا معنی ہے ایک پاؤں پر چلنا، ایک پاؤں پر تب ہی چل سکتے ہیں جب اچھل اچھل کر چلا

جائے، یہ وجد کی ایک قسم ہے۔ بہر حال حجل کا معنی ہے رقص کرنا جیسا کہ بہت سارے علماء نے لکھا۔

الحاوی للفتاوی میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

"وقد وردفی الحدیث رقص جعفر رضی اللہ تعالی عنہ بن ابی طالب بین یدی رسول اللہ ﷺ لما قال لہ "اشبھت خلقی و خلقی "وذالک من لذۃ ھذا الخطاب ولم ینکر علیہ النبی ﷺ فکان ھذا اصلافی رقص الصوفیۃ رحمۃ اللہ تعالی علیھم اجمعین لمایدرکونہ من لذات المواجید وقد صح القیام والرقص فی مجالس الذکروالسماع عن جماعتہ من کبار الائمتہ رحمۃ اللہ تعالی علیھم منھم شیخ الاسلام عزالدین عبدالسلام رحمۃ اللہ تعالی علیہ (الحاوی للفتاوی ص: 640)

ترجمہ: حدیث شریف میں ہے کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی موجودگی میں رقص کیا جب حضور ﷺ نے ان سے فرمایا تمہاری شکل وصورت میرے مشابہ ہے تو اس خطاب کی لذت (اور عشق میں وارفتہ ہوکر) انہوں نے رقص شروع کیا حضور ﷺ کا منع نہ کرنا اہل تصوف کے رقص پر دلیل ہے جب وجد کی لذت اور سرور کے باعث رقص ہو تو مجالس ذکر اور سماع میں قیام اور رقص کرنا کبار (بڑے) علماء کرام سے ثابت (Proved) ہے اور یہ بات درجہ صحت تک پہنچ چکی ہے۔ ان ائمہ میں شیخ عزالدین ابن عبدالسلام شامل ہیں۔ (الحاوی للفتاوی ص: 640)

☆ سماع (قوالی) کی دو اقسام ہیں (1) جائز (2) ناجائز اور وجد اور تواجد صرف حقیقی سماع میں جائز ہے۔

(2) امام عقیلی اور ابو نعیم اصفہانی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

قال لماقدم جعفر رضی اللہ عنہ ارض الحبشۃ تلقاہ رسول اللہ ﷺ فلما نظرجعفر رضی اللہ تعالی عنہ الی رسول اللہ ﷺ حجل قال سفیان بن عیینۃ من احد رواتہ مشی علی رجل واحدۃ فقبل رسول اللہ ﷺ بین عینیہ

ترجمہ: جابر بن عبداللہ رضی عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سرزمین حبشہ سے تشریف لائے تو حضور علیہ السلام نے ان سے ملاقات کی جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی نظر چہرہ انور پر پڑی تو انہوں نے حجل کیا۔ امام سفیان ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ جو اس حدیث کے راویوں میں سے ایک ہیں فرماتے ہیں

اپنے ایک پاؤں پر چلنے لگے تو حضور ﷺ نے ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ (سنن ابی داؤد: ج 4: ص: 356: رقم حدیث: 5220:) سنن ابوداؤد کی روایت امام شعبی سے مروی ہے جس میں ' فالتزمه ' آپ نے انہیں سینے سے لگایا زائد ہے۔

(3) طبقات ابن سعد میں ایک مرسل روایت یوں ہے جس کی سند امام ابن سعد کے نزدیک امام محمد باقر رضی اللہ عنہ تک صحیح ہے۔

فقام جعفر رضی اللہ عنه فحجل حول النبی ﷺ دار علیه۔

ترجمہ:۔ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور حضور ﷺ کے ارد گرد حلقے کی صورت میں رقص کیا۔

☆ ان حضرات نے جو رقص کیا وہ حضور ﷺ کے سامنے تھا آپ ﷺ کا منع (Prohibition) نہ کرنا رقص کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

(4) عن عائشة قالت جاء حبش یزفنون فی یوم عید فی المسجد فدعانی النبی ﷺ فوضعت رأسی علی منکبه فجعلت انظر الی لعبهم حتی کنت ان التی انصرف عن النظر الیهم

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حبشہ کے لوگ عید کے دن مسجد نبوی میں رقص کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا پس میں نے اپنا سر آپ ﷺ کے کندھے پر رکھا اور میں ان کے کھیل کو دیکھنے لگی یہاں تک کہ میں خود ان کو دیکھنے سے سیر ہو گئی۔ (صحیح مسلم الجز 2 ص 609 حدیث 892)

یزفنون کا مطلب؟

محمد فواد عبدالباقی، قاضی عیاض، صاحب لسان عرب، صاحب قاموس، امام جلال الدین، امام قسطلانی ،امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ یزفنون کا معنٰی ہے یرقصون یعنی رقص کرنا۔

یزفنون جو کہ زفن سے ہے اس کا معنٰی ہے ناچنا انچانا (لغات الحدیث ایبان اللسان)

(5) عن انس قال کانت الحبشۃ یزفنون بین یدی رسول اللہ ﷺ ویرقصون ویقولون محمد عبد صالح فقال رسول اللہ ﷺ ما یقولون ؟ قالوا یقولون محمد عبد صالح ۔

ترجمہ:۔حضرت انس رضی اللہ سے روایت ہے کہ حبشہ کے لوگ حضور ﷺ کے سامنے رقص کررہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ (محمد عبد صالح) محمد نیک بندے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟ صحابہ نے فرمایا کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ محمد عبد صالح۔(مسند احمد باب مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ الجز 20ص 17حدیث نمبر 12540،مسند البزار الجز 13ص 268،السنن الکبری للنسائی الجز 4ص 247،مستخرج ابی عونہ الجز 2ص 158،صحیح ابن حبان الجز 13ص 179،معجم ابن مقری الجز 1ص 355،شرح السنۃ للبغوی الجز 4ص 324،الاحادیث المختار الجز 5ص 60،کیمیاء سعادت:ص 362، عوارف المعارف باب 22ص 330)

☆اس حدیث میں باقاعدہ یرقصون یعنی رقص کرنے کا لفظ آیا ہے۔جس سے رقص ثابت ہوتا ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب احیاء العلوم میں فرماتے ہیں کہ

حبشیوں کا مسجد میں رقص اور دوسری صحیح احادیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ جب سبب مباح کی وجہ سے حبشیوں کیلئے مسجد میں رقص کرنا جائز ہے اور رسول ﷺ نے منع نہیں فرمایا اور ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ان کو کھڑے ہو کر دیکھنا، تو اہل تصوف کیلئے سبب محمود کی وجہ سے رقص جائز ہوا جو کہ انوار الٰہیہ کا ورود ہے۔جو بطریق اولیٰ مسجد میں رقص و وجد ہونا جائز ہے۔حالانکہ اہل تصوف سے اختیار بھی سلب ہو جاتا ہے اگر چہ عقل و شعور باقی ہوتا ہے۔اس پر بھی کسی قسم کا اعتراض نہیں ہے۔مسجد اور غیر مسجد میں اس طرح جائز اور ثابت ہے۔(احیاء العلوم: ج:2 ص: 373)

☆اس سے معلوم ہوا کہ وجد کرنے والے کا ہوش باقی رہتا ہے اور وہ اپنی حرکات کو دیکھ بھی رہا ہوتا ہے مگر اختیار ختم ہو جاتا ہے لہذا، وہ اپنے آپ پر قابو نہیں کر پاتا۔

(6)عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ اتی بالبراق لیلۃ اسری بہ ملجما مسرجا فاستصعب علیہ فقال لہ جبرئیل علیہ السلام ابمحمد تفعل ھذا؟فما رکبک احد اکرم علی اللہ منہ قال فارفض البراق عرقا۔

ترجمہ:۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شب معراج نبی اکرم ﷺ کیلئے براق لایا گیا جس کو لگام ڈالی ہوئی اور زین کسی ہوئی تھی اس (براق) نے شوخی کی (اچھلنے لگا) تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا (براق سے) کیا تو محمد ﷺ کے ساتھ شوخی کر رہا ہے۔آج تک تجھ پر اللہ کے نزدیک ان سے زیادہ عزیز سوار نہیں ہوا۔راوی کہتے ہیں کہ پھر اسے پسینہ آ گیا۔(ترمذی الجامع الصحیح ج 5ص 301حدیث نمبر 3131؛احمد بن حنبل المسند :ج 3ص 164؛ابو یعلی المسند :ج 5ص 459حدیث نمبر 3184)

☆ یاد رہے یہ براق آپ ﷺ کی محبت اور عشق میں آپ ﷺ کے سامنے رقص کر رہا تھا۔یہ وہی براق ہے جو جنت میں آپ ﷺ کی محبت میں کمزور ہو گیا تھا اور جب آپ ﷺ کے سامنے آیا تو دیدار کی خوشی میں رقص کرنے لگا۔معلوم ہوا انسانوں کے علاوہ دوسری مخلوقات (Creatures) پر بھی وجد کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔یہ الگ بات ہے کہ ہم نہیں جانتے۔

(7)عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال اکثرو اذکر اللہ تعالی حتی یقولوا مجنون

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا :اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہیں۔(احمد بن حنبل المسند: ج:3 ص: 68/71, ابن حبان الصحیح:ج:3ص: 99؛ابو یعلی المسند:ج:2ص: 521 ؛دیلمی الفردوس الخطاب:ج:1:ص: 72؛حاکم المستدرک:ج: 1:ص: 677؛بیھقی شعب الایمان:ج:1:ص: 397؛منذری الترغیب والترھیب:ج:2ص: 256 مذی تھذیب الکمال:ج: 8ص: 479؛ابن معین التاریخ:ج: 4:ص: 413؛ھیشمی مجمع

الزوائد ج: 10 ص: 75 عجلونی کشف الخفاء ج: 1 ص: 187 قرطبی الجامع لاحکام القرآن ج: 2 ص: 197 تبلیغی نصاب باب فضائل ذکر حدیث نمبر: 15 لمولوی زکریا ابن کثیر تفسیر القرآن العظیم ج: 3 ص: 496)

☆ جو لوگ وجد اور تواجد کرتے ہیں بظاہر وہ پاگل اور مجنون لگتے ہیں لیکن وہ تو اپنے محبوب حقیقی کے پروانے اور مستانے ہوتے ہیں شاعر کیا خوب کہتا ہے کہ

تجھے مجنوں بلال عاشقِ صادق سے کیا نسبت   تو دیوانہ ہے لیلیٰ کا وہ پروانہ محمد (ﷺ) کا

اور جو لوگ انھیں پاگل کہتے ہیں تو ان کو سندھ کے ایک بزرگ علامہ پیر کرم اللہ المعروف ڈاہر سائیں اپنے اشعار میں کیا خوب جواب دیتے ہیں کہ

(1) چریو آهيان چريو آهيان محبت ۾ چريو آهيان

کيو آ مست محبوبن خريت ۾ کريو آهيان۔

(2) کلي تي خلق چا تي ييو نا هي پروا کا کهنجي

رڳو راضي رهي راڻو جهين قدمين کريو آهيان۔

(3) نه کو آ خوف خواري جو نه مهڻن ۽ ملامت جو

اهي درياء طعنن جا طلب ۾ سڀ تريو آهيان۔

(4) شرڪ بدعت سندي فتوٰي هنيئي ملّا تہ چا تي ييو

انهئ فتوٰي سبب ڪڏهين نه ورڻو نه وريو آهيان۔

(5) منهجي محبوب دل موهي ڦاسائي قيد ڪيو قابو

ڪرم الله ان چرانپ ۾ وڏو ياڳن پريو آهيان۔

ترجمہ:۔1 (ہاں) میں پاگل ہوں میں پاگل ہوں (محبوب حقیقی کی) محبت میں پاگل ہوں۔
میرے محبوب حقیقی نے مجھے مست کردیا ہے۔

(2) اگر لوگ مجھ پر ہنستے ہیں تو کیا ہوا، مجھے کسی کی پروا نہیں۔

بس میرا محبوب راضی رہے جس کے قدموں میں گرا ہوا ہوں۔

(3) نہ تو مجھے خواری کا خوف ہے اور نہ ہی لوگوں کی طعن وملامت کا۔

محبت میں طعن وملامت کے دریا عبور کر چکا ہوں۔

(4) اگر کسی ملا نے شرک اور بدعت کا فتویٰ لگا دیا ہے تو کیا ہوا۔

اس فتویٰ کی وجہ سے نہ تو کبھی لوٹا ہوں اور نہ ہی کبھی لوٹوں گا۔

(5) میرے محبوب نے میرے دل کو قید کر لیا ہے۔

اس پاگل پن میں، میں بڑا خوش نصیب ہوں۔ (الفت جو آواز)

☆ وجد اور تواجد کے اثبات کے موضوع پر دلبر سائیں کی ایک تقریر بھی عاجز کے پاس موجود ہے۔

پنجابی کا شعر ہے کہ

خیال یار وچ مست رہنداں ہاں ڈینہہ راتی

میرے دل وچ سجن وسدا میرے نیڑے ٹھرے رہندے

ترجمہ:۔ میں دن رات اپنے محبوب کے خیال میں (کھویا) رہتا ہوں۔

میرے دل میں میرا پیارا رہتا ہے میری آنکھیں ہر وقت ٹھنڈی رہتی ہیں۔

(8) عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ

اذکروا اللہ ذکرا یقول المنافقون: انکم تراؤون'

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ذکر اس قدر کرو کہ منافق تمہیں ریا کار کہیں۔ (الکنز الثمین فی فضیلۃ الذکر والذاکرین

ص: 94 طبرانی المعجم الکبیر: ج: 2 ص: 169 ابو نعیم حلیۃ الاولیاء و طبقات

الاصفیاء: ج: 3 ص: 81 ابن رجب جامع العلوم والحکم: ج: 1 ص: 444: 448: ابن

کثیر: ج: 3 ص: 496: مناوی فیض القدیر: ج: 1 ص: 456)

☆ بہت سارے لوگ جب وجد اور تواجد کرنے والوں کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو دکھانے کیلئے کر رہے ہیں لیکن اصل کیا ہے وہ تو اللہ ہی جانتا ہے۔ لہذا کسی کے بارے میں بدگمانی (Prejudice) نہ کریں۔ شاعر کہتا ہے کہ

میری وہ ریا جس پر لوگ تھے طعنہ زن — پہلے عادت بنی پھر عبادت بن گئی

﴿(9) عن سعد بن ابی وقاص قال، قال رسول اللہ ﷺ ابکوا فان لم تبکوا فتباکوا

ترجمہ:۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ تم رویا کرو اور اگر رونا نہ آئے تو رونے والی صورت اختیار کرو۔ (ابن ماجہ: ج2 ص1403 حدیث 4196)

☆ اس حدیث سے حقیقی تواجد یعنی جان بوجھ کر رقص کرنا ثابت ہوتا ہے، کیونکہ تواجد کرنے والا حقیقی وجد کرنے والوں کی مشابہت کیلئے ایسا کرتا ہے۔ جس طرح رونا نہ آئے تو رونے والی شکل بنائی جائے اسی طرح جب تک وجد کی کیفیت حاصل نہ ہو تب تک تواجد سے اس کیفیت کے لئے کوشش کی جائے۔

﴿(10) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ من تشبہ بقوم فھو منھم

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو جس قوم کی مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہے۔ (سنن ابی داؤد: ج4 ص44 حدیث نمبر 4031، مصنف ابی شیبہ: ج6 ص471 حدیث 33010، المعجم الاوسط: ج8 ص179 حدیث 8327)

☆ تواجد کرنے والے بھی وجد کرنے والوں کی مشابہت کرتے ہیں لہذا وہ بھی انہی میں سے ہیں۔

﴿(11) و عن عباس بن عبدالمطلب قال قال رسول اللہ ﷺ اذا اقشعر جلد العبد من خشیۃ اللہ تحاتت عنہ الذنوب کما یتحات عن الشجرۃ الیابسۃ ورقھا۔

ترجمہ:۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب مومن کی کھال اللہ کے خوف سے حرکت کرتی ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح خشک درخت سے اس کے پتے گرتے ہیں۔۔(شعب الایمان:ج2ص 236حدیث 782،
الفوائد الشهير بالغيلانيات:ج1ص 287حدیث 288،مسند
البزاز:ج 4ص 148حدیث 1322)

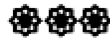
☆ وجد اللہ کے خوف (Fear) سے بھی ہوتا ہے تو جب انسان اللہ کے خوف سے وجد میں آجائے تو یقیناً اس کے گناہ اس طرح ختم ہوتے ہیں جس طرح خشک درخت کے پتے گرتے اور ختم ہوتے جاتے ہیں۔

﴿ (12)عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ان الله قال من عادى لى وليافقد آذنته بالحرب.(صحيح بخارى باب التواضع)

ترجمہ:۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس نے میرے ولی سے عداوت کی تو میں اسے جنگ کا چیلنج دیتا ہوں (صحیح بخاری شریف،التواضع،حدیث نمبر 6502)

☆ حقیقی وجد و تواجد کرنے والے بھی اللہ کے دوست ہیں لہذا کوئی بھی ان لوگوں پر نہ تو انگلی اٹھائے، نہ برا بھلا کہے، نہ اعتراضات کرے اور نہ ہی دل میں عداوت رکھے۔ پھر بھی اگر جان بوجھ کر کوئی عداوت رکھتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے جنگ کیلئے تیار ہو جائے۔

☆ ان احادیث مبارکہ سے وجد بہت ہی پیارے انداز میں ثابت ہوا۔حقیقی وجد اور تواجد کے ثابت ہونے سے یہ مراد نہیں کہ بس وجد اور تواجد ہی کرتے رہیں اور کچھ نہ کریں۔ بلکہ فرائض شرعیہ (مثلاً نماز ،روزہ،زکوۃ اور حج) پر لازمی عمل کرنا ہے اور حضور علیہ السلام کی بتائی ہوئی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی گزارنی ہے۔ پیار، محبت اور اخوت کو بھی اپنے اندر پیدا کرنا ہے اسی طرح نفرتوں سے بھی دور رہنا ہے۔ آج امت مسلمہ کو ان چیزوں کی بے حد ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عمل عطا فرمائے۔ (آمین)



وجد علماء، فقہا اور صوفیاء کے اقوال کی روشنی میں

☆ صوفیاء، فقہا اور علماء ربانیین نے بھی وجد اور تواجد کے بارے میں بہت سارے اقوال ارشاد فرمائے ہیں اور یاد رہے یہ حضرات کوئی آج کل کے نہیں بلکہ کئی کئی سو سال پہلے کے ہیں۔

﴾ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 110ھ﴾ فرماتے ہیں کہ

وجد ایک راز ہے جو دل میں رکھا گیا ہے۔ جب حرکت میں آتا ہے تو وجد طاری ہو جاتا ہے۔ (ولیوں کے حالات: ص 33 میر محمد کتب خانہ)

﴾ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 179ھ﴾ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ﴿241ھ﴾ سے کسی نے پوچھا کہ جو لوگ سماع اور وجد کرتے ہیں ان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

دونوں اماموں نے فرمایا کہ ان کو چھوڑ دو کہ کچھ دیر اپنے خالق و مالک (محبوب حقیقی) کی معیت میں خوشی کرتے ہیں اور یہ حالت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو حاصل ہوتی ہے۔ (رسالہ غفاریہ راہ حقیقت ص 151، اقتباس تقریر طاہر القادری صاحب، نزہۃ المجالس: ج 1: ص 58)

☆ سوال کرنے والوں کے سوال کرنے سے معلوم ہوا کہ وجد کی کیفیت کوئی آج کی ایجاد نہیں بلکہ آج سے کئی سو سال پہلے بھی تھی۔ تب ہی تو سوال کیا گیا۔ اور وجد کرنے والے کو پکڑنا نہیں چاہیے بلکہ چھوڑ دیں تاکہ وہ اس خوشی کو صحیح طرح حاصل کر سکے کیونکہ اگر وجد کرنے والے کو وجد کے دوران پکڑا جائے تو وجد کی کیفیت ختم ہونے کے بعد اس کو جسم میں درد محسوس ہوتا ہے اور اگر کسی کو وجد کرنے والے سے اس حالت کے دوران کوئی تکلیف پہنچے تو وہ برا نہ مانے کیونکہ وجد کرنے والا اپنے اختیار میں نہیں ہوتا۔

﴾ داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی تقریباً 470ھ﴾ فرماتے ہیں کہ

وجد کی کیفیت بیان نہیں کی جا سکتی کیونکہ یہ وہ غم ہے جو محبت میں ملتا ہے اس لئے بیان سے باہر ہے نیز وجد طالب اور مطلوب کے درمیان ایک راز ہے۔ وجد عارفوں کی صفت ہے۔ تواجد، وجد لانے میں ایک تکلف ہوتا ہے اور یہ انعامات و شواہد حق کو دل کے حضور پیش کرنا ہے اور محبوب کے وصال کا خیال آنا ہے۔ یہ کام جواں مردوں کا ہے (کشف المحجوب)

آپ فرماتے ہیں کہ

وجد ایک باطنی کیفیت ہے جو طالب و مطلوب کے درمیان ہوتی ہے۔ وجد کی کیفیت لفظ اور عبارت میں نہیں آسکتی۔ (کشف المحجوب: ص 621 مکتبہ اسلامیہ)

ابی اسماعیل عبداللہ بن محمد الانصاری الھروی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 481ھ﴾ (جو کہ شیخ الاسلام حضرت علامہ ڈاکٹر فضل الرحمن انصاری رحمۃ اللہ علیہ بانی الجامعۃ العلیمیۃ الاسلامیہ کے آباؤ اجداد میں سے ہیں)

آپ نے اپنی کتاب منازل السائرین میں وجد کے موضوع پر ایک قرآنی آیت پیش کی ہے کہ

وربطنا علی قلوبھم اذ قاموا (سورۃ الکھف آیت 14)

اور اس کے بعد آپ نے وجد کی تین اقسام کو بھی بیان کیا ہے۔ تفصیلات (منازل السائرین: ص 34)

وجد امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

امام حجۃ الاسلام محمد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 505ھ﴾ جو چاروں مذاہب میں مقبول شخصیت ہیں حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ

الوجد وارد حق جاء یزعج (یمیل) القلوب الی الحق

ترجمہ:۔ وجد اللہ کی طرف سے ایسا ایک حقیقی وارد (کیفیت) ہے جو دلوں کو اللہ کی طرف مائل کرتا ہے (احیاء العلوم ج:2 ص 390)

الوجد عبارۃ عما یوجد عند السماع

ترجمہ:۔ وجد ان احوال کا نام ہے جو سماع (اور نعت خوانی) میں سالکوں پر وارد ہوتا ہے۔ (احیاء العلوم ج 2 ص 390)

ابو سعید بن اعرابی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ

الوجد رفع الحجاب ومشاھدۃ الرقیب وحضور الفھم وملاحظۃ الغیب ومحادثۃ السرو ایناس المفقود

ترجمہ:۔ وجد حجابات اٹھ جانے، محبوب حقیقی کے مشاہدہ کرنے، فہم اور سمجھ کے حاضر رہنے اور پوشیدہ

چیز (شریعت وطریقت کے رموز واسرار) ملاحظہ کرنے، راز کی بات چیت کرنے، کھوئے ہوئے (محبوب) سے مانوس ہونے کا نام ہے (احیاء العلوم: ج2 ص390، الاملاء: ص541)

عمر بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

لا یقع علی کیفیة الوجد عبارة لا نه سر الله عند عباد المؤمنین المؤقنین

یعنی وجد ایسی حالت شریفہ ہے جسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا اس لئے کہ یہ اللہ اور اسکے کامل مومن بندوں کے درمیان راز (Secrecy) ہے۔ (احیاء العلوم: ج2 ص390)

اس سے آگے فرماتے ہیں کہ

الوجد عبارة من حالة یثمر ها السماع و هو وارد حق جد ید عقیب السماع یجده المستمع من نفسه

ترجمہ:۔ وجد ایسی حالت کو کہا جاتا ہے۔ جو کہ نعت خوانی سے پیدا ہوتی ہے۔ نعت سننے والا اس وارد حق کو اپنے اندر پاتا ہے (احیاء العلوم: ج2 ص391)

آپ مزید فرماتے ہیں کہ

الوجد الحق هو ینشأمن فرط حب الله تعالی وصدق ارادته و شوق الی لقائه

ترجمہ:۔ وجد حق اللہ تعالیٰ سے کامل محبت اور سچی ارادت اور اللہ جل شانہ سے ملاقات کے شوق کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔ (احیاء العلوم: ج2 ص396)

آپ وجد کی حالت میں کپڑے پھاڑنے کے بارے میں لکھتے ہیں۔

ترجمہ:۔ یہ بات بعید نہیں ہے کہ وجد اس قدر غالب ہو جائے کہ اپنے کپڑے پھاڑے سکر اور وجد کے غلبے کی وجہ سے اور اپنی حالت کو سمجھے بھی نہیں یا سمجھتا ہے مگر مجبور شخص کی طرح بن جائے کہ اپنے نفس پر قدرت (کنٹرول) نہ ہو۔ (احیاء العلوم الدین: ج2 ص407)

آپ مزید رقص کے اثبات میں یہ فرماتے ہیں کہ

ترجمہ:۔ رقص اور خوشی شوق کی وجہ سے صادر ہوتی ہے اس کا حکم سب کے ساتھ متعلق ہے۔ اگر خوشی جائز اور

نیک ہو تو رقص بھی اسے بڑھادیتا ہے تو اس طرح کا رقص بھی محمود اور اچھا ہے۔ اگر خوشی مباح ہو تو رقص بھی مباح اگر خوشی ناجائز ہو تو رقص بھی مذموم ہوگا۔ (احیاء العلوم: ج 2 ص 406)

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تواجد کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

التواجد المتکلف فمنه مذموم وهو الذی یقصد به الریاء واظهار الاحوال الشریفة مع الافلاس عنها ومنه ماهو محمود وهو التوصل الی استدعاء الاحوال الشریفة واکتسابها واجتلابها بالحیلة فان للکسب مدخلا فی جلب الاحوال الشریفة ولذلک امر رسول الله ﷺ من لم یحضره البکاء فی قرآءة القرآن ان یتباکی ویتحازن فان هذه الاحوال تتکلف مبادیها ثم تحقق اواخرها

ترجمہ: تکلفاً وجد ظاہر کرنا بعض اوقات مذموم ہے مثلاً اس کا مقصود ریاکاری ہو اور اس کا مقصد احوال شریفہ کا ظاہر کرنا ہو حالانکہ وہ شخص احوال شریفہ سے عاری ہو اور بعض تکلف اچھے ہیں نیک ہیں جو کہ تکلفاً کرتا ہے۔ تو یہ احوال شریفہ حاصل کرنے کیلئے حیلہ اور تدبیر کے ذریعہ اسکو ذریعہ بناتا ہے اور اچھی کوشش کرتا ہے۔ تو یہ کسب (کمانا) ہے کہ احوال شریفہ سے حاصل ہو جائیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن پاک پڑھتے وقت جس کو رونا نہ آئے اسے چاہئے کہ تکلفاً اپنے آپ کو غمزدہ ظاہر کرے۔ اس لئے یہ احوال شریفہ ابتداء میں تکلفاً کئے جاتے ہیں اور بعد میں حقیقتاً حاصل ہو جاتے ہیں۔ (احیاء العلوم ج:2: ص: 395)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وجد کے بارے میں حدیث نقل فرماتے ہیں کہ

رقص مباح ہے کیونکہ حبشی لوگ مسجد النبی ﷺ میں رقص کر رہے تھے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں دیکھا (کیمیاء سعادت: ص 362)

اور جب حضور ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حجل فرمایا۔ جو لوگ وجد کو حرام جانتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ (کیمیائے سعادت: ص 377)

امام غزالی فرماتے ہیں کہ
جو صوفیہ کرام کے احوال اور وجد کا منکر ہے دراصل کم ظرفی کی وجہ سے انکار کرتا ہے۔ ایسے کم ظرف کی مثال مخنث یعنی ہیجڑے (Eunuch) جیسی ہے۔ جو جماع کی لذت سے باور نہیں کر سکتا کیونکہ اسکا تعلق قوت شہوت سے ہے، جب اس میں قوت شہوت پیدا نہیں کی گئی تو وہ اسے کیسے جان سکتا ہے۔ یونہی اگر نابینا سبزہ زار اور بہتے پانی کے نظارے کا انکار کرے تو اس میں تعجب کی کونسی بات ہے، کیونکہ وہ بینائی سے محروم ہے کیسے دیکھ سکتا ہے۔ اسی طرح بچہ حکمرانی اور فرمان روائی کی لذت سے انکاری ہے تو تعجب کی کوئی بات نہیں کیونکہ وہ تو کھیل کود میں مست ہے اسے حکومت اور سلطنت چلانے سے کیا واسطہ۔ صوفیہ کرام کے احوال مواجیہ کا انکار کرنے والے دانشور مولوی وغیرہ ہوں یا عام عوام سب بچوں کی طرح ہیں کیونکہ جس چیز کو انھوں نے نہیں پایا اس کا انکار کر رہے ہیں۔ جو شخص تھوڑا بھی دانا ہے وہ ضرور اقرار کرتے ہوئے کہیگا کہ مجھے یہ حال حاصل نہیں لیکن اتنا ضرور جانتا ہوں کہ صوفیاء کرام کو یہ احوال مواجیہ ضرور حاصل ہوتے ہیں۔ تو ایسا شخص کم از کم ان احوال پر ایمان رکھتا اور جائز کہتا ہے۔ لیکن جو شخص دوسرے کیلئے بھی اس چیز کو محال جانے جو اسے حاصل نہیں ہے۔ ایسا شخص دراصل ان لوگوں سے ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ
واذ لم یھتدوا بہ فسیقولون ھذا افک قدیم (سورہ احقاف آیت 11)
ترجمہ: اور جب کہ ان کو اس راہ کی واقفیت نہ ہو سکی تو عنقریب کہیں گے یہ جھوٹ وافتراء ہے۔
(کیمیاء سعادت، رکن دوئم، فصل 8، ص 367)
☆ اگر کسی کو یہ حالت نصیب نہ ہو تو کسی دوسرے کیلئے اس کو محال (Impossible) نہ سمجھے بلکہ کم از کم اس پر ایمان رکھے۔
اس حالت میں بہت ساری چیزیں دکھائی جاتی ہیں ممکن ہے کہ فرشتوں کی مقدس ذاتیں اور انبیاء کی ارواح کا ان پر کشف ہو۔ یہ کشف آدمی کی صورت میں بھی ہو سکتا ہے۔ (کیمیاء سعادت: ص 371)
☆ اس کیفیت میں وجد کرنے والے کو اُن چیزوں کا مشاہدہ ہوتا ہے جن کا عام حالت میں مشاہدہ ممکن نہیں۔
کوئی بھی فنا کا انکار نہ کرے کیونکہ اس وقت وہ، وہ نہیں ہوتا جو نظر آ رہا ہوتا ہے۔ بلکہ وہ فنا ہو چکا ہوتا

ہے۔اسکے سامنے اللہ تعالیٰ اور اسکے ذکر کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا جیسے حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 309ھ﴾ سے منقول ہے:۔

من نمی گویم انا الحق یار می گوید بگو

ترجمہ:۔ میں نہیں کہتا کہ میں حق ہوں بلکہ میرا یار (محبوب حقیقی) کہتا ہے کہ کہو۔

(کیمیاء سعادت: ص373)

☆ یہ راز و نیاز کی باتیں ہیں۔ان کو تسلیم کرنا عقل کے بس کی بات نہیں، بلکہ عشق ہی تسلیم کرسکتا ہے۔لہٰذا ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیے کہ محبوب حقیقی سے عشق کریں جو 70ماؤں سے بھی زیادہ ہم سے محبت کرتا ہے مگر افسوس آج ہم اس کو بھول گئے ہیں جو ہم کو کبھی بھی نہیں بھولتا اس کی رحمت پکار پکار کر کہتی ہے آؤ میری طرف مگر ہم دور ہی بھاگتے رہتے ہیں۔دنیا اور دنیا والوں سے عشق کرتے ہیں جو کسی کام کا نہیں۔پنجابی کا کیا خوب شعر ہے کہ

اٹھ بھلیا یار منالے نئی تے بازی لے گئے کتے

ترجمہ:۔اپنے حقیقی یار کو منالو ورنہ ہم سے تو یہ کتے بازی لے گئے۔

☆ کتے کم از کم اپنے مالک سے بے وفائی نہیں کرتے لیکن ہم آج بے وفا ہو گئے ہیں۔میرے پیارے بھائیو آج بھی وقت ہے اللہ تعالیٰ اور آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اپنے حقیقی محبوب کو منالیں اور اس کے بن جائیں۔آخرت تو ہماری ہوگی ہی بلکہ دنیا بھی ہماری ہو جائے گی۔آزما کر دیکھ لیں۔

﴿تواجد اگر ریا کیلئے ہو تو عین نفاق ہے اور اگر اچھی نیت سے وجد کی کیفیت کو پانے کیلئے ہو تو نفاق نہیں یعنی جائز ہے۔(کیمیاء سعادت: ص375)

﴿تواجد روا ہے یعنی رقص مباح ہے(کیمیاء سعادت: ص377)

☆ جو دکھاوے کیلئے نہ ہو یعنی حقیقی رقص کرنا جائز ہے۔

﴿شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ﴿متوفی 561ھ﴾ جو کہ حنبلی تھے آپ نے بھی وجد اور حال کا اثبات کیا ہے۔آپ نے فتوح الغیب میں لکھا ہے کہ صوفی کیلئے آٹھ (8) خصلتیں ہونی چاہئیں۔ایک ان

میں سے وجد بھی ہے۔

﴿امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 606ھ﴾ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ

جذبۃمن جذ بات الرحمٰن خیر من عبادت سبعین سنۃ

ترجمہ۔جذبات رحمانی میں سے ایک جذبہ 70سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(تفسیر رازی المعروف تفسیر کبیر:ج: 29 ص388)

﴿حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی 632ھ) نے وجد کے بیان میں فرمایا ہے

واعلم ان للباکین عندالسماع مواجید مختلفۃ فمنھم من یبکی خوفا و منھم من یبکی شوقا و منھم من یبکی فرحا ُ

ترجمہ:۔جان لو کہ سماع (اور نعت خوانی) میں رونے کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں بعض خوف سے روتے ہیں بعض خوشی اور بعض شوق سے روتے ہیں۔(عوارف المعارف باب: 24 ص: 345 مدینہ پبلشنگ کمپنی)

﴿مزید فرماتے ہیں کہ سماع کے وقت میں وجد کی مختلف قسمیں ہیں جیسے رونا، کپڑے پھاڑنا چیخیں مارنا وغیرہ۔آپ لکھتے ہیں کہ

ُسئل ادھم رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ عن وجدالصوفیۃ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیھم عندالسماع فقال یتنبھون للمعانی التی تغرب عن غیر ھم فیشیر الیھم الی (ای ھلموالی) فیتنعمون بذ لک من الفرح ویقع الحجاب للوقت فیعود ذلک الفرح بکاء فمنھم من یمزق ثیابہ و منھم من یبکی و منھم من یصیح

ترجمہ:حضرت ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے وجد صوفیاء کے بارے میں پوچھا گیا کہ سماع کے وقت میں وجد کی کیا حالت ہوتی ہے؟ تو حضرت ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اہل تصوف ایسی معنویت کو بیدار کرتے ہیں جو دوسرے لوگوں سے پوشیدہ ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری طرف متوجہ ہو جاؤ تو وہ بہت خوش ہو جاتے ہیں اور کبھی حجاب (معنوی) کچھ وقت کیلئے رونما ہوتا ہے تو وہ خوشی میں روتے ہیں تو ان

میں سے کچھ وہ ہیں جو کپڑے پھاڑتے ہیں کچھ وہ ہیں جو روتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو چیخیں مارتے ہیں۔(عوارف المعارف باب 22 ص 324 مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی)

﴾آپ مزید فرماتے ہیں کہ

الوجد وارد یرد من الحق سبحانہ

ترجمہ:۔وجد اللہ تعالیٰ کی جانب سے وارد ہونے والے فیض (Inspiration) کا نام ہے۔(عوارف المعارف باب 62 ص 697 مدینہ پبلشنگ)

﴾حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ﴿متوفی 633ھ﴾ کا قول مبارک ہے کہ

آنجا کہ زہدان بہزار اربعین | رسند مست شراب عشق بہ یک آہ میرسند

ترجمہ: جہاں زاہد ہزار چلوں سے پہنچتے ہیں | شراب عشق کے مست اک آہ میں پہنچتے ہیں۔

☆حقیقی عاشق جو ہر وقت اپنے محبوب حقیقی (Allah) کی یاد محبت اور عشق میں محو رہتے ہیں۔جب وہ آہ کرتے ہیں تو اس مقام پر پہنچتے ہیں جہاں زاہد بہت بعد میں پہنچتا ہے۔

﴾مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 672ھ﴾ فرماتے ہیں کہ

درس شان آشوب و چرخ و زلزلہ | نی زیادہ نہ باب و سلسلہ

ترجمہ:۔اللہ کے عاشقوں کا درس آنسو بہانا اور لرزنا کپکپی طاری ہونا ہے۔کتاب زیادہ کے نوابواب نہ پڑھتے ہوتے ہیں اور نہ درس کا سلسلہ ہوتا ہے(مثنوی شریف دفتر چہارم)

☆اس کے علاوہ مولانا رومی کے اس موضوع پر اور بھی اشعار ہیں۔مثنوی شریف کا مطالعہ ضرور کریں اور اگر دل کی آنکھوں سے کریں تو کیا ہی اچھی بات ہے۔

وجد امام عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

﴾مفسر، محدث، فقیہ اور ادیب و صوفی حضرت امام جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 911ھ﴾ جو کہ چاروں مذاہب میں مقبول ہیں خود شافعی ہیں اپنی کتاب (الحاوی للفتاوی المتعلقة بالتصرف)

تصوف کے متعلق باب میں وجد، رقص، سماع اور مجالس ذکر، قیام ذکر کے اثبات میں یوں رقم طراز ہیں،
ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں۔
سوال: ترجمہ:۔ صوفیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کی ایک جماعت جو کہ ذکر کیلئے جمع ہوئے ہوں اور پھر ایک شخص اس جماعت سے اٹھے جو کہ ذکر کرنے والا ہو اور یہ حال اس سالک رحمۃ اللہ علیہ پر حصول کی وجہ سے ایک حالت طاری ہو جائے، پس یہ کام اس سالک یعنی مغلوب الحال کا اگر اختیار کے ساتھ ہو یا کہ بغیر اختیار ہو، تو جواز رکھتا ہے کہ نہیں؟ اور کونسا شخص اسے منع کر سکتا ہے؟
الجواب:۔ آپ جواب ارشاد فرماتے ہیں کہ
اس سالک کے معاملے کا کسی قسم کا انکار نہیں کرنا چاہیے۔ یہی سوال شیخ الاسلام سراج الدین بلقینی سے ہوا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس کام میں اس سالک سے کسی قسم کا انکار نہیں اور کسی کو منع بھی نہیں کرنا چاہیے اور منع کرنے والے کو سختی سے روکنا چاہیے اور تعزیر کرنا (سزا دینی) چاہیے اور اسی مسئلے کا علامہ برہان الدین انباسی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا تو انکا جواب بھی یہی تھا۔ کہ اس مغلوب الحال کا جو منکر ہے وہ محروم اور بدنصیب ہوا۔ یہاں تک کہ جواب کے آخر میں یہ فرمایا ہے کہ خلاصہ کلام یہ ہے کہ صوفیاء کرام رحمۃ اللہ علیہ کے حال کو تسلیم کرنے میں ہی سلامتی ہے۔ اور اسی طرح بعض ائمہ حنفیہ و مالکیہ نے بھی اس سوال کا بغیر کسی مخالفت کے اسی طرح جواب دیا ہے (الحاوی للفتاوی باب المتعلقة بالتصوف (عربی) ص 640)
☆ معلوم ہوا کہ کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ ذکر کرنے والوں کو قیام اور تواجد سے منع کرے اور اگر کسی نے منع کیا تو اس کو تعزیر یعنی سزا دینی (Castigat) چاہیے یا اسے مارنا چاہیے۔ تو منکرین اپنے بارے میں سوچیں۔ وجد اور حال والا سالک عارف مغلوب الحال ہے منکرین فیض الٰہی سے محروم (Destitude) ہیں۔ خود انہوں نے اس حال کا مزہ اور باطنی لذت نہیں پائی۔ اس لئے دوسرے اہل اللہ کا انکار کرتے ہیں۔ تو اب منکرین اپنی محرومیت کے بارے میں بھی سوچیں۔
﴿ شیخ احمد شہاب الدین ابن حجر ہیثمی مکی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 974ھ﴾ سے کسی نے سوال کیا کہ صوفیا کا رقص اور تکلف سے وجد کرنے کی کوئی اصل ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس کی اصل ہے کہ حضرت جعفر

رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے سامنے رقص کیا (آپ ﷺ نے منع نہ فرمایا) (فتاوی حدیثیہ مصریہ:ص 212)

علامہ احمد بن ابی سعید المعروف ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1130ھ﴾ رقص کے جواز پر دلیل تحریر فرماتے ہیں کہ

"والرقص ومما یوکد جواز الرقص ما ذکر فی مسند احمد بن حنبل عن علی رضی اللہ تعالی عنہ قال اتیت النبی ﷺ انا و جعفر و زید فقال علیہ السلام لزید انت مولای فحجل و قال لجعفر انت اشبہت خلقی و خلقی فحجل ثم قال لی انت منی فحجلت والحجل رقص خاص والعام جزء الخاص فاذا جاز نوع من الرقص جاز مطلقہ الخ"

ترجمہ: اور رقص کی بابت جس سے اس کی تائید ملتی ہے جو کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی مسند میں ذکر کیا گیا ہے۔ کہ میں اور زید اور جعفر حضور ﷺ کی خدمت شریف میں حاضر ہوئے اور آپ نے زید کو فرمایا انت مولانی پس انہوں نے حجل کیا (رقص میں آئے) پھر آپ نے جعفر رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا اشبہت خلقی و خلقی تو اس پر حضرت جعفر رضی اللہ تعالی عنہ نے حجل کیا اور پھر آپ نے مجھے فرمایا کہ انت منی تو آپ کے فرمانے سے میں نے بھی حجل کیا (رقص کیا) اور رقص خاص ہے اور عام خاص کی جز ہوا کرتی ہے جب نوع رقص کا جواز ملا تو مطلق رقص بھی جائز ہوا۔ (وجیز الصراط:ص:140)

وجد امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی حنفی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ﴿متوفی 1034ھ﴾ فرماتے ہیں کہ

اے فرزند ولولہ عشق و طنطنہ محبت و نعرہائے شوق انگیز و صیحہ ہائے درد آمیز و وجد و تواجد و رقص و رقاصی ہمہ در

مقامات ظلال است و نور او ان ظهورات و تجلیات ظلیه

ترجمہ: اے بیٹے عشق کے شور اور ولولہ اور محبت اور شوق سے بھرے ہوئے نعرے اور درد کی چیخیں اور وجد تواجد اور رقص یہ تمام حالات ظلال کے مقام میں آتے ہیں۔ ظلی تجلیات کے ظہور کے وقت یہ وارد ہوتے ہیں۔ (مکتوبات شریف مکتوب 302: ج1 ص640)

﴾ آپ وجد اور حال کے اثبات میں مزید فرماتے ہیں۔

' والعروج الی حضرت الذات لایتصور الا بالسیر الا جمالی فی الصفات والاعتبارات ومن وقع سیره فی الاسماء بالتفصیل حبس فی الصفات والاعتبارات ولم یزل منه الشوق والطلب ولم یفارق عنه الوجد والتواجد فاصحاب الشوق والتواجد لیسوا لااصحاب التجلیات الصفاتیة (فی عامة الحالات) ولیس من التجلیات الذاتیة لهم نصیب ما داموا فی الشوق والوجد '

ترجمہ: حضرت ذات کی طرف عروج روحی کرنا تصور میں نہیں مگر صفات اور اعتبارات کے ساتھ وہ بھی اجمالی عروج کرنا جس کی سیر اسماء وصفات میں تفصیلی واقع ہو تو وہ صفات اور اعتبارات میں بند ہو جاتا ہے ہمیشہ اس کے شوق طلب میں رہتا ہے۔ اس کے ساتھ ہمیشہ وجد اور تواجد میں رہتا ہے اور تجلیات صفات والی عام حالت میں ہوتے ہیں اور تجلیات ذاتیہ میں ان کا نصیب نہیں ہوتا۔

(مکتوبات شریف مکتوب 26 ج:1 ص:73)

﴾ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1052ھ﴾ فرماتے ہیں کہ

صاحب وجد اپنے حال میں ڈوب جاتا ہے۔ اس حال میں اسے اپنے اوپر اختیار نہیں رہتا اس حال میں وہ مجنون کے حکم میں ہے۔ اگر واقعی اس کی ایسی حالت ہو تو اس کے افعال کا اعتبار نہیں اور نہ ہی اس پر احکام جاری ہوتے ہیں۔ رقص وغیرہ افعال بھی اسی زمرے میں آتے ہیں، پس معذور پر کوئی اعتراض نہیں چونکہ اسے اپنی حرکات پر کنٹرول نہیں۔ (تعارف فقہ وتصوف: ص172 مکتبہ قادریہ لاہور)

﴾حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ﴿متوفی 1141ھ﴾ (شاگرد صاحب نور الایضاح) تحریر فرماتے ہیں۔

’’ولا شک ان التواجد وھی تکلف الوجد واظھارہ من غیر ان یکون لہ وجد حقیقۃ فیہ تشبہ باھل الوجد الحقیقی وھو جائز بل مطلوب شرعا قال رسول اللہ ﷺ من تشبہ بقوم فھو منھم‘‘ (رواہ الطبرانی فی الاوسط عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالی عنہ)

ترجمہ: اس بات میں کوئی شک نہیں کہ تواجد تکلفاً وجد ظاہر کرنے کو کہتے ہیں۔ حالانکہ اسے حقیقی وجد حاصل نہ ہو تو اس میں حقیقی اہل وجد کے ساتھ مشابہت ہو تو یہ جائز بلکہ مطلوب شرع ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم کی مشابہت کرے وہ ان میں سے ہوگا۔ (حدیقۃ الندیہ ج:2،ص:525)

﴾آپ مزید فرماتے ہیں کہ

’’ان التواجد یتکلف الوجد فی نفسہ من غیر حقیقۃ الوجد لاباس بہ من قبیل التشبیہ بالصلحین محبۃ فیھم ورغبۃ فی التزی بزیھم و تکلف الاخلاق باخلاقھم‘‘

ترجمہ: یقیناً تواجد تکلف کے ساتھ وجد ہے، جو کہ حقیقی وجد نہیں ہے۔ اس میں گناہ نہیں ہے اس لئے کہ یہ نیک لوگوں کے ساتھ مشابہت ہے اور نیک لوگوں کی محبت کی وجہ سے ان کے اطوار، اختیار کرتے ہیں اور تکلفاً ان کے اخلاق و اطوار، اختیار کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے بلکہ مطلوب ہے۔ (حدیقۃ الندیہ ج:2،ص:208)

☆معلوم ہوا کہ اچھی نیت کے ساتھ تواجد (ناچنا، رقص کرنا) جائز ہے۔

﴾ایک اعتراض کے جواب میں علامہ عبدالغنی نابلسی فرماتے ہیں۔

’’سمعت عن ینتقد علی فقرآء الصوفیۃ فی زماننا انہ قال لو رایناہ

یتواجد منهم نغرزه بسلة و نحو ها من ابرة الحديد فان احس بهافهو كاذب في وجده وهذه حماقة وجهالة و عداوة لفقرآء طريق الله واضحة ولو غرز النبي ﷺ بابرة في وقت نزول الوحي عليه و غيبة عن عالم الحس بالكلية لتالم بذ لک ووجد الوجع منه مع كمال صدقه في حاله۔

ترجمہ: میں نے اپنے زمانے میں منکرین اہل تصوف سے سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم کسی کو وجد و تواجد کی حالت میں دیکھیں تو اس کے بدن میں کیل یا کوئی نوکدار چیز (Acute) وغیرہ چبوئیں گے، اگر اس کو تکلیف محسوس ہوئی تو وہ جھوٹا ہے۔ حالانکہ منکرین کا یہ قول مبنی بر حماقت و جہالت ہے اور فقراء طریقت کے ساتھ واضح عداوت ہے اس لئے کہ اگر حضور ﷺ کے بدن مبارک میں بھی وقت نزول وحی سوئی چبوئی جائے (معاذ اللہ) جو کہ اس وقت عالم حس سے بالکل غائب ہوتے ہیں تو آپ بھی درد اور تکلیف پائیں گے۔ حالانکہ آپ ﷺ اپنے حال میں کمال طور پر صادق ہیں۔ (حديقة الندية ج:2 ص:208)

☆ جو شخص وجد کرنے والوں کے ساتھ اس قسم کی حرکات کرے وہ بہت ہی نامراد اور بدنصیب (Unfortunate) ہے اور اللہ کی رحمت سے دور ہے۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ آپ کی اس حرکت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے اور دنیا و آخرت میں پریشانی اٹھانی پڑ جائے۔ لہذا، اگر کسی کو یہ سعادت نصیب نہیں تو دوسرے کو پریشان نہ کرے ویسے بھی کسی انسان کو تکلیف نہیں دینی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک سمجھ عطا فرمائے۔ (آمین)

اور کچھ لوگ وجد کرنے والوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ ڈھونگ (دکھانے کیلئے) کرتے ہیں۔ ان حضرات کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش ہے کہ آپ کو کیا معلوم کہ وہ ڈھونگ کر رہے ہیں، دلوں اور نیتوں کا حال تو اللہ جانتا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ اچھی نیت سے وجد یا رقص کر رہے ہوں، اور اگر ایسا ہوا تو اسکا مطلب آپ نے ان کی غیبت (Backbite) کی، بہتان لگایا اور انکے بارے میں برا گمان کیا جو کہ ناجائز ہے اور اگر واقعی وہ ڈھونگ ہی کر رہے ہوں تو خود ہی گنہگار رہوں گے۔ آپ کو کسی کے بارے میں بدگمانی کرنے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مثبت سوچ عطا فرمائے۔ (آمین)

﴾حضرت شیخ شہاب الدین احمد زہری شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فقراء طریقت کے ذکر کے وقت میں سر برہنہ رہنے کے عذر میں اشعار تحریر کئے ہیں کہ

ترجمہ:۔ لوگ مجھے سر ننگا رہنے پر ملامت کرتے ہیں حالانکہ میں اس بات کا معترف ہوں کہ مجھے اس پر اجر ملتا ہے اسلئے کہ سر ننگا رہنے سے میرا مقصد عاجزی کا اظہار کرنا ہے جو کہ اہل نظر کی نظر میں بیش قیمت مقصد ہے(حدیقۃ الندیہ ج2ص 523تا 525)

﴾علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1252ھ﴾ فرماتے ہیں کہ

تحقیق اور دلائل کے لحاظ سے اس مسئلے کا قطعی جواب صاحب عوارف المعارف مصنف احیاء العلوم اور علامہ ابن کمال پاشا رحمۃ اللہ علیہ کا ہے وہ فرماتے ہیں کہ وجد اور تواجد میں کوئی گناہ نہیں اگر یہ خالص رضاء الٰہی کے لئے ہو اور جو عارفین باللہ ہیں اور ہمیشہ نیک کام کرتے ہیں اور ایسے سالکین جو اپنے آپ کو اعمال قبیحہ سے بچاتے ہیں اور جب عشق الٰہی ان پر غالب آجاتا ہے تو یہ لوگ بے ہوش ہو کر گر جاتے ہیں اور محبت الٰہی میں مستغرق ہو جاتے ہیں۔(فتاوی شامی: ج1ص 337)

﴾ آپ مزید لکھتے ہیں کہ

والتحقیق القاطع للنزاع فی امر الرقص والسماع یستدعی تفصیلا ذکرہ فی عوارف المعارف واحیاء العلوم و خلاصۃ ما اجاب بہ العلامۃ النحریر ابن کمال بادشاہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ بقولہ الوجدان حقیقتا من حرج ولا التمائل ان اخلصت من باس فقمت تسعی علی رجل وحق لمن دعاہ مولاہ ان یسعی علی الراس الرخصۃ فیما ذکر من الاوضاع عند الذکر والسماع للعارفین ۔الخ ‘

ترجمہ: رقص اور سماع کے مسئلہ کے بارے میں قطعی تحقیق تفصیل طلب ہے۔ جو کہ عوارف المعارف اور احیاء العلوم میں ذکر کی گئی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جو علامہ کمال پاشا نے اپنے قول میں ذکر کیا ہے کہ حقیقی تواجد میں گناہ نہیں اور اسی طرح تمایل (ہلنا جھلنا) اور جسم کو حرکت دینے میں کوئی گناہ نہیں جب کہ اس

میں ریاکاری نہ ہو۔ جگہ سے اٹھنا اور ایک پاؤں پر بھاگنا۔ حالانکہ جسے آقا اپنی جانب بلائے اسے حق ہے کہ سر کے بل حاضر ہو۔ مذکورہ اعضاء سماع اور ذکر کے وقت حرکت دینے کی اجازت ہے۔

(فتاوی ردالمختار للشامی ج:3، ص:337، قبیل باب البغات)

﴾ علامہ شامی مزید فرماتے ہیں کہ

ترجمہ:۔ ہم صادق سادات صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں زبان درازی نہیں کر سکتے اس لئے کہ یہ تمام اخلاق رزیلہ (Rude) سے مبرا ہیں۔ یہ پاک باطن لوگ ہیں۔ امام طائفین سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ﴿متوفی 297ھ﴾ سے کسی نے سوال کیا کہ بعض صوفی ایسے ہیں جو تواجد کرتے ہیں۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے عشق میں انہیں چھوڑ دو کہ خوش ہوں اس لئے کہ یہ ایک ایسی قوم ہے کہ طریقت نے ان کے دل پھاڑ دیئے ہیں اور مصیبتیں برداشت کرتے ہوئے ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں اب ان کے حوصلے تنگ ہو گئے ہیں۔ آہ کے ساتھ سانس لیتے ہیں ان پر کوئی حرج نہیں۔ اس حالت کی دائمیت کے لئے اگر تمہیں ان کی حالت حاصل ہو جائے اور انوار و تجلیات کا مزہ حاصل ہو جائے تو ان کی چیخوں اور نعروں میں تم بھی شامل ہو کر اپنے کپڑے پھاڑ ڈالو۔ تم ان کو چیخیں مارنے اور کپڑے پھاڑنے میں معذور سمجھو۔

﴾ جلیل القدر فقیہ علامہ مفتی سید احمد طحطاوی حنفی مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وجد رقص، سماع اور مجالس ذکر کے بارے میں اس طرح تحریر فرمایا کہ

"و من الفقهاء رحمة الله تعالى عليهم من لم يمنع الرقص حيث وجد لذة الشهود فغلب عليه الوجد واستدل بما وقع لجعفر ذى الجناحين رضى الله تعالى عنه لما قال له النبى ﷺ اشبهت خلقى و خلقى فحجل اى مشى على رجل واحدة و فى رواية رقص من لذة هذا الخطاب و لم ينكر عليه النبى ﷺ و جعل ذلك اصلا لجواز رقص الصوفية رحمة الله تعالى عليهم عند مايجد و نه من لذة الوجد فى مجالس الذكر و السماع و فى

التاتارخانية مايدل على جوازه للمغلوب الذى حركاته كحركات المرتعش و بهذا افتى البلقينى رحمة الله تعالى عليه و برهان الدين الانباسى رحمة الله تعالى عليه ۔

ترجمہ: بعض فقہاء کرام رقص سے نہیں روکتے جب شہود کا مزہ پاتے ہیں جب سالک پر وجد کا غلبہ آجائے تو فقہاء کرام اس حدیث تقریری سے استدلال کرتے ہیں۔ جعفر ذوالجناحین کو رسول ﷺ نے فرمایا کہ تم اخلاق اور صورت میں میرے ساتھ مشابہت رکھتے ہو۔ اس خطاب کے سننے کے ساتھ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پاؤں پر بھاگنے لگے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اس خطاب کی لذت سے رقص کرنے لگے۔ نبی ﷺ نے ان پر انکار نہیں کیا۔ یہ حدیث اہل تصوف کے رقص کے جواز کیلئے اصلاً دلیل ہو گئی۔ اور محافل ذکر وسماع میں وجد کی لذت کی وجہ سے اس طرح کا حال صوفی پالیتا ہے۔ فتاویٰ تاتارخانیہ میں مغلوب الحال سالک کیلئے نماز کی حالت میں یا نماز سے خارج میں یہ حال اور چیخیں مارنا جائز لکھا ہے جب یہ حرکات مرتعش کی طرح غیر اختیاری ہوں اور مشابہت مجذوبین کی وجہ سے اختیاری حرکات کثیرہ کرتے ہیں تو اس کو تواجد کہتے ہیں تو اس طرح نماز میں کرنا جائز نہیں ہے اور نماز کے باہر جائز ہے جبکہ ریاکاری سے خارج ہو اور دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔ (حاشیہ طحطاوی علی الدر المختار: 4: ص: 176 تا 177)

☆ نماز میں جان بوجھ کر کوئی حرکت کرنا جائز نہیں اور اگر غیر ارادی طور پر حرکات صادر ہوں تو جائز ہے کیونکہ اس میں وہ معذور ہے۔

❖ علامہ خیر الدین رملی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے فتویٰ خیریہ علی ہامش تنقیح الحامدیہ میں وجد کے بارے میں لکھا ہے

ترجمہ: ۔رقص میں فقہاء کرام کا کلام ہے بعض منع کرتے ہیں اور بعض منع نہیں کرتے ہیں کب؟ جب شہود لذت موجود ہو اور سالک پر وجد کی کیفیات طاری ہوں اور وہ دلیل کے طور پر حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا واقعہ جواز کی دلیل بناتے ہیں اور کئی علماء نے جواز کے دلائل دیئے ہیں جیسے علامہ بلقینی اور علامہ برہان الدین انباسی کے علاوہ حنفیوں اور مالکیوں نے بھی جواز (Authorization) کا فتویٰ دیا ہے (فتاویٰ خیریہ علی ہامش تنقیح الحامدیہ 2 ص 283)

☆اس عبارت سے یہ معلوم ہوا کہ جب بعض علماء احناف اور بعض علماء مالکیہ سے وجد اور رقص کے بارے میں پوچھا گیا تو سب نے جواز پر فتوی دیا۔ اسی طرح امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ جو کہ شافعی ہیں۔ انہوں نے بھی جواز بلکہ استحباب کا حکم دیا ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ﴿متوفی 561ھ﴾ جو کہ حنبلی تھے آپ نے بھی وجد اور حال کا اثبات کیا ہے۔

☆ خلاصہ یہ ہوا کہ چاروں مذہبوں کے علماء، صوفیاء وجد اور حال کے اثبات کے قائل ہیں۔ اور جن علماء نے منع کیا ہے وہ فاسق اور خلاف شرع متصوفہ کے رقص اور تماشا اور لہو ولعب کیلئے کیا ہے جو بلا اختلاف چاروں مذہبوں میں حرام ہے اور امام قرطبی کی بھی یہی مراد ہے اور جہاں تک بات ہے حقیقی عارفوں اور متشرع اہل تصوف کے وجد اور حال کی تو وہ بالکل ثابت اور جائز (Permissible) ہے بلکہ نور عنایت الٰہی ہے

﴾علامہ حامد بن علی بن عبدالرحمن آفندی عمادی حنفی مفتی دمشق وشام رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ جلال الدین دوانی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح ہیاکل نور کے حوالے سے لکھا ہے کہ

ترجمہ:۔ انسان کبھی شرعی عبادات ادا کرنے کی وجہ سے پاکیزہ انوار کے لئے تیار بلکہ محققین اولیاء اپنے اندر پاکیزہ انوار و مستی کا مشاہدہ کرتے ہیں اس کی وجہ سے وہ حرکات کا باعث بنتا ہے تو وہ حرکت میں لگ جاتے ہیں رقص اور تالیاں بجانا اسی طرح بھاگنا دوڑنا، اس طرح کی حرکتیں ان سے سرزد ہوتی ہیں کیونکہ ان پر انوار کا نزول ہوتا ہے یہاں تک کہ ان کا حال ختم ہو جاتا ہے اور عام سالکوں کا تجربہ اس پر گواہ ہے کہ یہ حرکات انوار کے نزول کے سبب کرتے ہیں۔ جو برداشت نہیں کر پاتے۔ (مغنی المستفتی عن سوال المفتی المعروف فتوی تنقیح حامدیہ۔ج 2ص 354باب الحظر والاباحۃ)

﴾صاحب عین العلم لکھتے ہیں کہ

تواجد مذموم لریآء لا لقصد الوصول الی الحقیقۃ

ترجمہ:۔ تواجد دکھاوے کے لئے مذموم ہے حقیقت تک پہنچنے کیلئے مذموم نہیں بلکہ اچھا ہے (عین العلم ص: 205)

﴿آپ مزید فرماتے ہیں کہ

الوجد صادق القلب من شوق و خوف و حزن و قلق و يجدى نقاء القلب و حصول العلم و المكاشفة و ربما لايمكن تعبير منه

ترجمہ:۔وجد صادق دل کے احوال جیسے شوق،خوف،غم،پریشانی اور اضطراب کو کہا جاتا ہے۔وجد دل کی صفائی کرتا ہے علم باطنی اور کشف اس سے حاصل ہوتا ہے۔اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وجد کی تعبیر ہی ممکن نہیں رہتی (عین العلم:ص404)

﴿حضرت عارف باللہ علامہ فقیر اللہ صاحب حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

ترجمہ:۔جب سالک ذکر کا تکرار کرتا ہے مذکورہ طریقے سے ہمیشگی کے ساتھ بعض اوقات اس پر عجیب حالات طاری ہوتے ہیں یہ حالات جذب کا مقدمہ ہیں۔(قطب الارشاد:ص540)

﴿حضرت سیدنا شاہ غلام علی دہلوی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے بار بار وجد اور تواجد کے اثبات کا ذکر کیا ہے مولانا خالد نقشبندی کے سارے مریدوں نے وجد اور حال اور جذبات میں بہت تائید کی ہے منکرین کے بارے میں کفر کا خطرہ سمجھا نقشبندیوں،چشتیوں،قادریوں،سہروردیوں اور مجددیوں کی معرفت(Insight) کی نشانی بھی بیان کی ہے کہ ان میں جذب ہوتا ہے۔تفصیلات(مکاتیب شریفہ مکتوب 109 ص225تا227) میں ملاحظہ فرمائیں۔

﴿امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ جو چاروں مذہبوں میں مقبول شخصیت ہیں ،وجد اور مختلف نعروں کے اثبات کے حق میں اس طرح لکھتے ہیں کہ

ترجمہ:۔میرے سید یوسف عجمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مشائخ طریقت نے سالک کے لئے جو آداب ذکر کئے ہیں وہ صاحب اختیار سالک کے حق میں ہیں اور جو مسلوب الاختیار ہوتے ہیں ان کو اسرار وارده کی وجہ سے چھوڑ دیں کبھی انکی زبان سے بے اختیار اللہ،اللہ،اللہ یا ہو،ہو،ہو یا لا،لا،لا وغیرہ یا بغیر حروف کے آوازیں نکلتی ہیں۔(انوار قدسیہ:ج1ص 39)

﴿آپ مزید فرماتے ہیں کہ

جو شخص سماع اور وجد کے اثرات سے انکار کرتا ہے تو یہ اسکی اپنی کم علمی ہے اس شخص کے پاس وہ علم نہیں جس کے ذریعے صوفیاء کرام کے احوال جان سکے۔ ایسے شخص کی مثال اس ہجڑے (نامرد) کی طرح ہے جو اپنی نامردی اور قوت شہوت کی عدم موجودگی کے باعث لذت جماع سے انکار کرے (فوائد فریدیہ: ج1 ص185)

﴾ آپ اپنی دوسری کتاب الیواقیت والجواہر میں تحریر فرماتے ہیں کہ

حضور سرور کائنات ﷺ کو شب معراج میں بھی وجد ہوا حضور ﷺ کو وجد ہوا تو آپ ﷺ دائیں بائیں تمائل کرنے لگے آپ ﷺ خیالات ماسویٰ سے پاک تھے آپ ﷺ کا تمائل وجدانیہ تمائل چراغ کے مانند تھا جب اس پر لطیف ہوا چلے اور اسکو بجھائے بھی نہیں۔

☆ نوٹ:۔ ہر وجد کرنے والے کو وجد اسکے درجے (Status) کے مطابق ہوتا ہے آپ ﷺ اور صحابہ کرام کا وجد ان کے اپنے اپنے درجے اور کمال کے مطابق تھا اور خصوصاً آپ ﷺ کا وجد تو ہماری عقل اور شعور سے بالاتر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

﴾ حضرت مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ نفحات الانس میں نقل کرتے ہیں کہ

حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قیامت میں کوئی کسی چیز پر فخر کرے گا اور کوئی کسی پر میں صاحب وجد و حال امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے سوز سینہ پر فخر (Exult) کروں گا۔

﴾ صاحب فتاوی بلخی جذب اور وجد کے بہت سے دلائل دینے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ

ولا ینکرھا الا احمق او مجنون

ترجمہ:۔ (اس حالت شریفہ سے) احمق اور مجنون کے علاوہ اور کوئی انکار نہیں کرتا۔ (فتاوی بلخی المسمی عیون النکات شرح شروط الصلوۃ: ص:131)



وجد، اعلیٰ حضرت اور علماء اہل سنت کی نظر میں

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ﴿متوفی 1340ھ﴾
وجد اور تواجد کے بارے میں فتاوی رضویہ میں نقلی وجد اور تواجد کے خلاف بہت سارے دلائل دینے کے بعد فرماتے ہیں کہ

ہاں اگر مغلوبین صادقین بے تصنع و بے اختیار، یا محبوب پر وجد میں آئیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا اپنی جان سے بھی بے خبر ہوں، تو یہ دولت عظمیٰ و نعمت کبریٰ ہے۔ یہ حالت نہ زیر قلم، نہ عمل اور نہ اس کا انکار کیا جا سکتا ہے۔ (فتاوی رضویہ ج 24 ص 92، رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

اس کے بعد شفاء العلیل سے علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ

ہمارا قول سچائی پر مبنی ہے، ہمارے سادات صوفیاء، گھٹیا عادات سے پاک ہیں اور نمائشی صوفیاء سے نہیں۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 297ھ﴾ سے جب وجد کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ان کو چھوڑ دو یہ اللہ تعالیٰ سے خوشی پاتے ہیں اور اگر تمہیں یہ حالت نصیب ہوتی تو تم ان پہ اعتراض نہ کرتے۔ (فتاوی رضویہ ج 24 ص 94)

اس کے بعد اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جائز وجد اور تواجد پر علامہ ابن کمال پاشا، علامہ عبدالغنی نابلسی اور علامہ قشیری وغیرہ کے اقوال نقل کئے ہیں۔ تفصیلات کیلئے (فتاوی رضویہ ج 24 ص 95)

اور پھر اعلیٰ حضرت تواجد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

ولا شک ان تواجد فیه تشبه باهل الوجد الحقیقی و هو جائز بل مطلوب شرعاً قال رسول الله ﷺ من تشبه بقوم فهو منهم (رواه طبرانی فی الاوسط عن حذیفة بن الیمان رضی الله عنه)

ترجمہ:۔ بلاشبہ اس تواجد میں حقیقی وجد کرنے والوں سے مشابہت ہے اور یہ جائز ہے بلکہ شرعاً مطلوب ہے چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہے۔ امام طبرانی نے الاوسط میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ (فتاوی رضویہ

ج 24 ص 99، رضا فاؤنڈیشن)

﴿ آگے ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ

بالجملہ وجد صوفیاء کرام اصلاً محل طعن نہیں۔ اصلی اور نقلی میں تمیز مشکل ہے لہذا اساءت ظن حرام و باطل ہے۔(فتاوی رضویہ: ج 24 ص 154)

﴿ حضرت علامہ مولانا عبدالحق عرف نانی صاحب آف مانکی شریف رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1347ھ﴾ فرماتے ہیں کہ

کلمہ توحید کے ذکر کے وقت غلبہ وجد کی وجہ سے سالک کا اختیار ختم ہو جاتا ہے، اس کی ہیئت و حرکات کا کوئی لحاظ نہیں کیونکہ وہ اس وقت اپنے قبضے میں نہیں ہوتا (تنبیۃ المنکرین عن حقوق المرشدین: ص 46)

﴿ سندھ کے مشہور و معروف بزرگ پیر طریقت حضرت قبلہ مفتی محمد قاسم مشوری رحمۃ اللہ علیہ (مشوری شریف لاڑکانہ والے) انھوں نے بھی فتاوی قاسمیہ: ج 2 میں وجد کو مضبوط دلائل سے ثابت کیا ہے۔

﴿ علامہ پیر سید نصیر الدین نصیر گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

انسان انہی کیفیات کے وجود کو تسلیم کرتا ہے۔ جس سے اس کا واسطہ پڑتا ہے، مگر جن کیفیات و واردات سے وہ محروم ہوتا ہے، ان کے وجود سے صرف اسلئے انکار کر دیتا ہے کہ وہ ان سے دوچار نہیں ہوا (راہ و رسم منزل ہا: ص 9 مہریہ نصیریہ پبلشرز)

﴿ حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 2011ء﴾ اپنے رسالے "وجد صوفیاء کا جواز" میں فرماتے ہیں کہ

بے ساختہ و بلا ارادہ وجد کا صدور ہو تو جائز ہے۔ ہاں اس میں دکھاوا یعنی ریا و سمعہ (شہرت) سے ہو تو حرام ہے یہی حکم تواجد کا ہے۔ (وجد صوفیاء کا جواز: ص 9 سیرانی کتب خانہ بہاولپور)

﴿ وجد ہو یا تواجد اسی طرح وجود ہو یا رقص یہ صوفیاء کرام کی اصطلاحی الفاظ ہیں ان الفاظ کا انکار نہ تو کوئی جاہل کر سکتا ہے اور نہ ہی یہ اہل علم کو معلوم ہے۔ امام قشیری نے 73 بزرگان دین و کاملین شرع سے ان الفاظ کی اصطلاحات بیان کی ہیں جو تیسری اور چوتھی صدی تک کے ہیں۔ (وجد صوفیاء: ص 26)

صوفیاء کرام پر تنقید واعتراض حرام ہے، جو ایسا کرتا ہے وہ محروم القسمت ہے (وجد صوفیاء: ص 28)

وجد کی کیفیت کا انکار سورج کے وجود کے انکار کے مترادف ہے (وجد صوفیاء: ص 40)

حضرت علامہ مفتی محمد غلام فرید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ۔

وجد عموماً بعض ذی روح چیزوں خصوصاً اہل ایمان میں سے ایسے حضرات کو ہوتا ہے جو تلاوت قرآن، نعت رسول ﷺ یا ذکر باری تعالیٰ یا بزرگان دین کی تعریف وتوصیف سنتے ہیں تو ان پر کسی خاص کیفیت کا ورود ہوتا ہے۔ (فضیلت الذاکرین فی جواب المنکرین، ص 21)

حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری صاحب فرماتے ہیں کہ

حالت جذب والے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نقش قدم پر ہیں کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو طور پر تجلی الٰہی کی تاب نہ لاکر بےہوش ہو گئے تھے۔ لیکن یاد رہے کہ جذب کی کیفیت از خود طاری ہوتی ہے جان بوجھ کر طاری نہیں کی جاتی۔ (تصوف وطریقت: ص 130 قادریہ پبلشرز کراچی)

حضرت شیخ الحدیث محمد عبدالحکیم شرف قادری قدس سرہ شیخ محقق کی کتاب فقہ وتصوف کے ابتدائیہ میں فرماتے ہیں کہ وجد اور جذب کی کیفیت تین (3) حال سے خالی نہیں۔

1:۔ کسی شخص پر اللہ تعالیٰ کی محبت کا غلبہ حقیقتاً طاری ہو جائے اور اس سے مختلف حرکات صادر ہو جائیں مثلاً اٹھ کھڑا ہو، تڑپنے لگے تو وہ شخص بلاشبہ مبارک اور مسعود ہے۔

2:۔ اہل اللہ کی مشابہت کیلئے وہی انداز اختیار کرے۔ اسے تواجد کہتے ہیں اور یہ بھی جائز ہے۔

3:۔ ریاکاری اور لوگوں کو دکھانے کیلئے کہ لوگ اسے ولی سمجھیں۔ یہ حرام اور شرک خفی ہے۔

(فقہ وتصوف: ص 74 مکتبہ قادریہ لاہور)

حضرت علامہ سید احمد علی شاہ سیفی حنفی ماتریدی فرماتے ہیں کہ

ثبوت وجد اور تواجد حرکت غیر اختیاری جو صوفیاء کرام پر انوار وتجلیات کے غلبے کے باعث آتا ہے وجد کہلاتا ہے اور اگر تکلف کے ساتھ یہ حال اپنے اوپر کوئی لائے تو تواجد کہلاتا ہے۔ وجد اور تواجد کے ثبوت میں بےشمار آیات، احادیث، اقوال فقہاء وصوفیاء وارد ہیں کہ جنہیں بیان کرنے سے ایک ضخیم کتاب بن

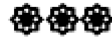
جائے گی۔(تحفۃ الاحیاء: ص 152)

پیر طریقت علامہ مولانا محمد ظفر عباس محمدی سیفی وجد اور تواجد کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ

وجد ایک ایسا روحانی جذبہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے باطن انسانی پر وارد ہو جس کے نتیجہ میں خوشی یا غم کی کیفیت پیدا ہوتی ہے اس جذبہ کے وارد ہونے سے باطن کی ہیئت بدل جاتی ہے اور اس کے اندر رجوع الی اللہ کا شوق پیدا ہوتا ہے گویا وجد ایک قسم کی راحت (Contente dness) ہے یا اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جس کی صفات نفس مغلوب ہوں اور اس کی نظریں اللہ تعالیٰ کی طرف لگی ہوں۔(مخزن طریقت: ص: 102)

علامہ حافظ نذیر احمد سیفی صاحب لکھتے ہیں کہ

دوران ذکر حرکت کرنا اچھا عمل ہے۔ اس سے عبادات و ذکر کیلئے جسم میں چستی پیدا ہوتی ہے اور جسم کو ذکر کیلئے ہشاش بشاش رکھتی ہے۔ اس کا جواز شریعت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ السلام میں موجود ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعے دل کی حاضری میں مدد ملتی ہے جب کہ نیت درست ہو۔ کیونکہ ہر شخص کیلئے وہی ہے جس کی وہ نیت کرے۔(مرشد کامل کی ضرورت کیوں؟: ص 160 ضیاء القرآن پبلشرز)



وجد اشرف علی تھانوی اور علماء دیوبند کی نظر میں

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب ﴿متوفی 1332ھ﴾ لکھتے ہیں کہ

وجد آنا ایک نا آشنا اور بہتر حال ہے جو سالک پر آتا ہے۔ (التکشف)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ والی حدیث سے وجد ثابت ہوتا ہے۔ وجد سے انکار نہیں ہو سکتا۔

(التکشف: 454 یونیورسٹی بک ایجنسی کابل گیٹ پشاور)

تھانوی صاحب مزید فرماتے ہیں کہ

کسی حالت محمودہ غریبہ کا غلبہ اصطلاح میں وجد کہلاتا ہے۔ تذرفان (یعنی قرآن سن کر آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے) سے اس کی اصل ثابت ہوتی ہے۔ احادیث میں کاملین کا وجد مذکور ہے اور قرآن مجید میں بھی اس کا تذکرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کیفیت قلب پر وارد ہو اور اس کو اس کی حالت سے بدل ڈالے جیسا حزن و سرور یہ وجد کہلاتا ہے اور اگر صاحب وجد کو بےخود کردے تو اسکو وجود کہتے ہیں اور اگر خود تغیر نہ ہو مگر سالک تغیر پیدا کرنے کا قصد کرے تو اسکو تواجد کہتے ہیں۔ (شریعت و طریقت: ص308 ادارہ اسلامیات پبلشرز 190 انارکلی لاہور، التکشف: 442)

تھانوی صاحب امداد المشتاق میں لکھتے ہیں کہ

امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ مثنوی معنوی کا درس دے رہے تھے جس میں جذب کا ذکر تھا حضرت نے جذب کی تعریف کر کے فرمایا کہ خاندان چشتیہ میں اکثر کو وجد غالب ہو جاتا ہے۔ حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مخدوم صابر رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ بھی بتایا جو ہر وقت استغراق کے عالم میں رہتے تھے (امداد المشتاق: ص 126 مکتبہ اسلامیہ لاہور)

رشید احمد گنگوہی صاحب ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ

صلحا کا حال (وجد) صالح ہے اور فساق کا حال خراب ہے۔ صحابہ کو بھی حال آتا تھا۔ وجد جو بے اختیار ہو وہ مستحسن (اچھا) ہے۔ (فتویٰ رشیدیہ: ص 50 محمد علی کارخانہ اسلامی کتب کراچی)

مولوی مفتی فرید صاحب وجد اور جذب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

وجد ایک غیر اختیاری امر ہے سلف صالحین پر بھی طاری ہوا ہے لہذا اس پر انکار نہیں ہے۔ (فتاوی دیوبند پاکستان المعروف بہ فتاوی فریدیہ ج: 1: ص: 397)

﴾ اگر مجذوب سے دوران وجد کفریہ الفاظ صادر ہو جائیں تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ اس لئے کہ اس پر انوار الٰہی غالب آ گئے ہیں اور یہ مغلوب اور مسلوب الاختیار ہے۔ (کمال الشیم: مترجم خلیل احمد سہارنپوری: شارح بخاری: 206: تربیت سالکین: ج: 1: ص: 141: تکشف: ص: 70)

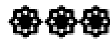
﴾ مولوی عاشق الٰہی میرٹھی صاحب لکھتے ہیں کہ رشید احمد گنگوہی صاحب درس میں ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ طریقت اور سلوک کا شوق بھی دلاتے تھے۔ اسی دوران کسی کسی طالب علم کو وجد بھی آجاتا تھا۔ مولوی روشن خان بھی دوران درس کبھی کبھی اس حالت میں اچھل پڑتے اور رویا کرتے تھے۔ (تذکرۃ الرشید ج: 1 ص 93 مکتبہ بحر العلوم)

﴾ شیخ ابن تیمیہ (متوفی 728ھ) نے وجد اور حال کے بارے میں اپنے فتوی میں لکھا ہے کہ

ترجمہ: ۔ وہ کچھ جو سماع اور ذکر شروع کے وقت حاصل ہوتا ہے جیسے دل کا خوف اور آنکھوں سے آنسوؤں کا بہنا اور بدن کا لرزنا، یہ سب کے سب اچھے حالات ہیں۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ اس پر ناطق ہیں۔ مغلوب الحال کیلئے شدید اضطراب، بے ہوشی، وفات پا جانا اور چیخیں مارنے پر کوئی ملامت نہیں ۔ (مجموعۃ الفتاوی ابن تیمیہ: ج 1 ص 186)

﴾ التواجد و لاھتزاز والرقص والتصفیق وامثال ذلک ان صدرت من الذاکر فی حالۃ الطرب والخروج عن حیز الا ختیار و غلبۃ الشوق اخرجتہ عن حیز الخیرۃ فھو فی ذلک معذور وغیر ملام

ترجمہ: ۔ تواجد مستی اور رقص اور تصفیق (تالیاں بجانا) اور اس جیسے دیگر امور اگر ذکر کرنے والے کو روحانی حالت میں اور مستی میں اختیار سے باہر اور شوق کے غلبے سے ذاکر کے اختیار سے صادر ہو جائیں، تو ذاکر اس میں معذور ہے اسے ملامت نہیں کرنا چاہئے۔ (مجموعۃ الفتاوی: ص: 355)



نماز میں وجد

بعض فقراء اہل ذکر کو حالت نماز میں وجد ہوتا ہے اور بے اختیار ان سے ایسے افعال صادر ہوتے ہیں اگر چہ جان بوجھ کر خود نہیں کرتے لہذا ایسے فقراء کی نماز نہیں ٹوٹتی۔ اس بارے میں علماء کے اقوال ملاحظہ فرمائیں

﴾علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ایک قاری سے یہ آیت کریمہ سنی (وان جہنم) تو چیخ ماری اور دونوں ہاتھ سر پر رکھ لئے اور سرگرداں و پریشان باہر نکل گئے اور یہ سمجھ نہیں رہے تھے کہ کس جانب جائیں۔ تین دن تک اسی کیفیت میں رہے۔ (تنبیہ المغترین ۔حدیقۃ الندیہ ص 109)

﴾امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

ترجمہ:۔ مسلوب الاختیار سالک پر اسرار وارد ہوتے ہیں اسے معذور سمجھا جائے گا۔ جب اس کی زبان پر یہ الفاظ جاری ہو جائیں۔ اللہ، اللہ، اللہ کبھی ھو، ھو، ھو کبھی لا، لا، لا کبھی آ، آ، آ کبھی حا، حا، حا اور کبھی بغیر حروف یا معنی کے آواز نکالنا اور کبھی غیر معنی الفاظ کا اس کی زبان سے ادا ہونا۔ تو اس وقت سالک کیلئے ادب یہ ہے کہ اسکا وارد تسلیم کرلیا جائے اور جب وارد ختم ہو جائے پھر اسکے لئے ادب یہ ہے کہ اس سے کسی بارے میں سوال نہ کیا جائے۔ (انوار قدسیہ ج 2 ص 39)

﴾صاحب فقہ علی مذاہب اربعہ علامہ عبدالرحمن جزیری رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1360ھ﴾ نے تافیف یعنی اف، اف کرنا باکی (رونے والے) کی طرح شمار کیا ہے۔

حدیث میں ہے کہ سئلت عائشۃ رضی اللہ عنہا ان الانین فی الصلاۃ فقالت ان کان من خشیۃ اللہ لا تفسد صلاتہ و ان کان من الالم تفسد

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال ہوا کہ نماز میں آہ کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ کے خوف سے ہو تو نماز فاسد نہیں ہوگی اگر درد یا مصیبت کے باعث ہو تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

﴾فتاویٰ تاتارخانیہ میں مغلوب الحال سالک کیلئے نماز کی حالت میں یا نماز سے خارج میں یہ حال اور چیخیں

مارنا جائز لکھا ہے۔

﴿حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مسجد میں رمضان کے مہینے کی ایک رات امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب امام نے یہ آیت پڑھی ولئن سئلنا لنذھبن بالذی اوحینا الیک تو حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایسی چیخ ماری کہ لوگوں نے گمان کیا کہ ان کی روح پرواز کر گئی۔ ان کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا، ان کے لطائف نے تیزی سے حرکت کرنا شروع کر دی۔ (احیاء العلوم ج2 ص388)

﴿حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ صلوٰۃ کسوف ادا فرما رہے تھے۔ حدیث کے آخر میں ہے کہ سجدے میں حضور ﷺ اف، اف فرماتے اور روتے رہے (شمائل ترمذی: ص27 باب بکاء نبی ﷺ: ابوداؤد شریف میں کتاب الکسوف، باب من قال یرکع رکعتین: ج1، ص169)

﴿حضرت مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور رونے کی وجہ سے آپ ﷺ کے سینے مبارک سے چکی کی آواز کی مانند آواز آ رہی تھی۔ (ابوداؤد ـ جمع الفوائد و مشکوٰۃ)

﴿علامہ شیخ احمد طحطاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح میں تحریر فرماتے ہیں۔

الوجد مراتب وبعضه يسلب الاختيار فلا وجه لمطلق الانكار وفي التاتار خانية مايدل على جوازه للمغلوب الذي حركاته كحركات المرتعش آه

ترجمہ: وجد کی کئی اقسام ہیں ایک وجد ایسا ہوتا ہے جو اختیار کو سلب کر لیتا ہے۔ پس مطلقاً انکار کیلئے کوئی گنجائش نہیں۔ فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے مغلوب الحال سالک جس کی حرکات مرتعش کی حرکات کی طرح بغیر اختیاری ہوتی ہیں (اس کے لئے نماز کے اندر بھی یہ حالت جائز ہے) (حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح: ص: 174)

﴿فتاویٰ عالمگیری میں مرقوم ہے کہ

ولو ان في صلوة او تاره او بكى فارتفع بكائه فحصل له حروف فان كان من ذكر الجنة او النار فصلوة تامة وان كان من وجع او مصيبة فسدت صلوته ولو تاره لكثرة ذنوب لا يقطع الصلوة وتفسير الا نين ان يقول آه

آه و تفسير التاوه ان يقول اوه كذافي التاتار خانية

ترجمہ: اگر کسی نے نماز میں آہ کی یا اوہ کہا یا بکاء مرتفع (بلند آواز) سے رویا جس کی وجہ سے حروف حاصل ہوں پس اگر یہ حالت جنت یا دوزخ کی یاد کی وجہ سے ہو تو نماز صحیح اور کامل ہے اور اگر یہ حالت دنیاوی درد یا مصیبت کی وجہ سے ہو تو پھر نماز فاسد ہے۔ اگر گناہوں کی کثرت کی وجہ سے اوہ کیا تو بھی نماز فاسد نہیں ہوئی۔ انین کا مطلب یہ ہے کہ آہ آہ کریں اور تاوہ کا مطلب یہ ہے کہ اوہ کریں۔ (فتاوی تاتارخانیہ میں بھی اسی طرح مذکور ہے) (فتاوی عالمگیری: ج: 1: ص: 100)

﴿فتاوی بزازیہ علی حاشیہ عالمگیری پر عبارت اس طرح ہے کہ

'وان ارتفع صوته فحصل به حروف ان كان من ذكر الجنة او النار لم تفسد صلوة وان كان من وجع او مصيبة تفسد صلوة '

ترجمہ: اگر نماز میں آواز مرتفع ہوگئی اور اس سے حروف حاصل ہوں تو اگر جنت یا دوزخ کی یاد کی وجہ سے ہے تو نماز فاسد نہیں ہوتی اور اگر دنیاوی درد یا مصیبت کی وجہ سے روئے تو پھر نماز فاسد ہو جائے گی۔ (فتاوی بزازیہ علی حاشیہ عالمگیری: ج: 1: ص: 136)

﴿علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ جو بغداد کے مشہور قاضی و مفتی تھے نماز میں وجد کے متعلق یوں فرماتے ہیں کہ

واجيب بانها غير اختيارية مع وجود العقل و الشعور وهى كالعطاس والسعال و من هذا لا ينتقض الوضوء بل لا تبطل الصلاة.

ترجمہ:۔ میں منکرین وجد کو جواب دیتا ہوں کہ نماز میں وجد یا آہ، اوہ، اف، اف کرنا یہ حالات غیر اختیاریہ ہیں۔ عقل اور شعور کے ساتھ اس کی مثال کھانسی یا چھینک کی طرح ہے، جو ایک غیر اختیاری فعل ہے اس وجہ سے نہ نماز فاسد ہوتی ہے اور نہ وضو ٹوٹتا ہے۔ (تفسیر روح المعانی: ص 86 ج 3 حصہ 9)

﴿فتاوی امجدیہ میں مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

ذکر جنت و نار پر اگر گریہ طاری ہوا اور آہ اف وغیرہ الفاظ زبان سے نکل گئے تو نماز فاسد نہ ہوگی اور اگر ایک دو قدم ایسی حالت میں آگے یا پیچھے ہٹ گیا جب بھی حرج نہیں۔ (درمختار میں ہے) لالذ كر جنة

او نار (ردالمحتار میں ہے) لان الانین ونحوه اذا کان بذکر هما صار کانه قال اللهم انی اسئلک الجنة واعوذ بک من النار ولو صرح به لا تفسد صلوته (فتاوی امجدیہ: ج:1: ص: 181 مکتبہ رضویہ کراچی)

حضرت علامہ مفتی فیض احمد اویسی صاحب فرماتے ہیں کہ

کتب فقہ منیۃ المصلی، قدوری، کنز الدقائق، درمختار اور فتاوی عالمگیری، قاضی خان میں باختلاف یہ عبارت موجود ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ جنت کے شوق اور دوزخ کے خوف سے نماز میں رونا اور آہ کرنا مفسد نماز نہیں، بلکہ اگر مقتدی کو امام کی قرأت اچھی معلوم ہوئی اور رو کر کہے، کیوں نہیں یا ہاں یا البتہ تو بھی نماز فاسد نہیں ہوگی یہ سب عبارتیں ظہور الصفات اور تحقیق الوجد میں واضح ہیں جو چاہے دیکھ کر تسلی کر لے جن کے مطالعہ کے بعد ممکن نہیں کہ کوئی با انصاف انسان انکار (Disclaim) کر سکے۔ (وجد صوفیاء: ص 54)

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ

جنت اور دوزخ کی یاد سے اگر آہ یا اف وغیرہ بھی منہ سے نکل جاوے تب بھی نماز فاسد نہیں ہوتی۔

(امداد الفتاوی: ج: 1: ص: 278 دار العلوم کراچی)

مولوی ظفر احمد عثانی صاحب ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ

اگر بے اختیار حرکات صادر ہوتی ہیں جن کو صوفیاء کی اصطلاح میں وجد، حال اور غلبہ کہتے ہیں۔ تو چیخنے اور چلانے یا قہقہہ لگانے سے نماز فاسد نہ ہوگی۔ بشرطیکہ قبلہ سے سینہ نہ پھرے اور امام کی قرأت سے متاثر ہونے سے بھی نماز نہیں ٹوٹتی۔ (امداد الاحکام: ج 1: ص 461)

☆ فقہی مسئلے سے بھی یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ احوال وجد میں سے ایک قسم ہے۔ جو وارد ہوتے ہیں بلکہ یہ زیادہ خشوع و خضوع پر دلالت کرتے ہیں۔ مگر نماز میں جان بوجھ کر کوئی بھی کلمات زبان پر نہ لائے جائیں لیکن اگر بلا اختیار کلمات زبان پر آجائیں تو نماز میں کوئی فرق نہیں آئے گا یعنی ہو جائے گی۔



وجد واقعات کی روشنی میں

﴾علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ
ایک دن موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سامنے ایک حکایت بیان فرمارہے تھے کہ اس دوران ایک شخص پر وجد طاری ہوا اور اس نے چیخ ماری تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس شخص کو ڈانٹا اسی وقت وحی نازل ہوئی کہ اے موسیٰ اس شخص نے میری محبت میں چیخ ماری آپ کو کیونکر انکار ہے۔ (انوار القدسیہ: ج: 1: ص: 185)
☆معلوم ہوا کہ وجد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بھی ہوا کرتا تھا۔
﴾حضرت داؤد علیہ السلام کی مجلس میں دوران ذکر و تبلیغ بہت سے اشخاص دنیا سے رخصت ہو جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ خود بھی حضرت داؤد علیہ السلام بے ہوش ہو گئے تھے اور حاضرین مجلس سے چار سو اشخاص کے جنازے اٹھے۔ (الاحیاء: ج: 2 ص: 68 عوارف المعارف: ص: 111)
﴾ابوالحسن دراج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
حضرت ابوبکر شبلی، حضرت ابوالحسن ثوری، حضرت سمعون المحب، حضرت سعدون المجنون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اور انکی طرح اور دیگر اولیاء اللہ جیسے حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بعض علماء کے اقوال نقل کئے ہیں اور علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ
ترجمہ:۔ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کھڑے تھے اور وجد آپ پر طاری تھا اور کپڑے پھاڑ رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔ میں نے تیرے عشق میں اپنے کپڑے پھاڑ لئے اور میرا مقصد کپڑے پھاڑنا نہ تھا۔ میرا ارادہ یہ تھا کہ میں اپنے دل کو پھاڑ لوں مگر میرا ہاتھ گریبان سے ٹکرا گیا اگر دل میرے ہاتھ میں آ جاتا تو یہ پھٹ جانے کا زیادہ مستحق تھا۔ (الحدیقہ: ج: 2 ص 524)
﴾شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ﴿متوفی 1052ھ﴾ فرماتے ہیں کہ
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وعظ کیلئے کرسی پر تشریف فرما ہوتے تو تقریر مختلف علوم پر ہوتی تھی۔ حاضرین حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت اور ہیبت کی وجہ سے خاموش بیٹھے رہتے۔ اچانک آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے مضی القال و عطفنا بالحال یعنی قال ختم ہوا اور اب ہم حال

کی طرف آتے ہیں۔ اس جملے کیساتھ ہی حاضرین پر وجد طاری ہوجاتا کچھ رونے لگتے بعض کپڑے پھاڑنا شروع کردیتے اور بعض بے ہوش ہو کر جان دے دیتے۔ آپ کی محفل سے اکثر بہت سارے جنازے اٹھتے تھے۔ (اخبار الاخیار: ص 37، سیف المقلدین علی اعناق المنکرین ص 537)

ایک مرتبہ تو امام جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کی مجلس میں وجد کیا اور اپنے کپڑے بھی پھاڑ دیئے تھے۔

﴿ حضرت ابو وقاق رحمۃ اللہ علیہ کی توجہات سے بعض لوگوں کا وجد میں وصال پا نا بھی مروی ہے۔

﴿ خواجہ ہاشم کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی برکات احمدیہ میں ایسے واقعات درج کئے ہیں مثلاً حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے احوال میں ہے کہ ان کی خدمت میں ایک صاحب خواجہ بربان حاضر ہوئے جو پہلے کسی دوسرے سلسلے میں نسبت اور اجازت حاصل کر چکے تھے وہ تصور شیخ کی نگہداشت سے اس قدر جذب سے مغلوب ہوئے کہ بڑھاپے کے باوجود قریب قریب دوہاتھ اوپر اچھلتے تھے اور خود کو دیوار اور درخت پر مارتے تھے اور کسی طرح قابو میں نہیں آتے تھے۔

﴿ حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 768ھ﴾ ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ

ایک بزرگ چند فقراء کے ساتھ کہیں گئے ان میں ایک قوال بھی تھا اور ایک صاحب حال فقیر بھی تھا جو بار بار قوال کو کچھ نہ کچھ سنانے کا کہتا رہتا تھا۔ جب قوال کوئی کلام سناتا تو اس فقیر کو حال آجاتا تو اس بزرگ نے اس فقیر کی سرزنش کی کہ آخر یہ کیسا وجد ہے۔ اس پر وہ فقیر چپ رہا۔ بزرگ فرماتے ہیں کہ کچھ دیر بعد میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ فقیر ہوا میں رقص کر رہا تھا۔ میں اس کی طرف دوڑ کر گیا تا کہ اس سے معافی مانگوں، مگر وہ میری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا اور اس کے نہ ملنے کا اب تک مجھے افسوس ہے۔ (بزم اولیاء: ص 319 مکتبہ زاویہ لاہور)

﴿ آپ مزید ایک واقعہ نقل (Narrate) فرماتے ہیں کہ

شیخ کبیر محمد بن ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ بھی سماع اور وجد کے قائل تھے۔ بعض فقہا آپ پر اعتراض کرتے تھے۔ ایک دن عین سماع کی حالت میں آپ نے ایک فقیہ سے فرمایا کہ اوپر دیکھ جب انھوں نے سر اٹھایا تو ہوا میں فرشتے رقص کرتے ہوئے نظر آئے (بزم اولیاء: ص 323 مکتبہ زاویہ لاہور)

﴿امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 774ھ﴾ فرماتے ہیں کہ سلطان صلاح الدین ایوبی کے بہنوئی شاہ ابوسعید المظفر جب میلاد مناتے اور میلاد کی تقریبات میں سے ایک محفل سماع بھی ہوتی تھی۔ جس میں وہ صوفیاء کے ساتھ وجد کرتے تھے۔ (البدایہ والنہایہ ج9، اقتباس تقریر طاہر القادری صاحب)

☆ طاہر القادری صاحب کے وجد اور رقص کے موضوع پر اردو اور انگریزی میں کئی بیانات موجود ہیں۔

﴿مفسر قرآن حضرت شیخ فخر الدین علی بن حسین المشہور واعظ کاشفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مشہور و معروف ماہر علم نحو و منطق حضرت سید میر شریف جرجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرتبہ حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں تشریف فرما تھے کہ آپ پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی اس عالم میں آپ کے سر سے دستار بھی گر پڑی۔ کافی دیر بعد جب سنبھلے اور آپ سے دریافت کیا گیا تو فرمایا بڑے عرصہ سے یہ میرے دل کی خواہش تھی کہ کاش مجھے ایک ساعت ہی ایسی میسر آجائے جس میں میری لوح مدرکہ (عقل وخرد) سے علمی نقوش (مختلف علوم عقلیہ کے خیالات) مٹ جائیں تو بہتر ہے۔ الحمد للہ آج مجھے وہ مطلوب ساعت میسر آ گئی اور مجھے غیر معمولی لذت (Pleasure) وسرور حاصل ہوا۔ (رشحات: ص: 82)

ولی کے غائبانہ کلام سے وجد

﴿حضرت شاہ عبدالقدوس گنگوہی چشتی رحمۃ اللہ علیہ ﴿جو کہ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے والد شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد گرامی شیخ رکن الدین کے مرشد تھے﴾ جن کے متعلق یہ مشہور ہے کہ آپ کو مطلق آواز یہاں تک کہ چکی کے پیسنے کی آواز پر بھی وجد ہو جاتا تھا (کسانکہ این پرتی کنند با آواز دولاب مستی کنند)

یہ حضرت ایک بار رتھانیسر (ایک جگہ کا نام) تشریف لے گئے جہاں ان کے ایک جولاہا (کپڑے بنانے والے) مرید بھی رہتے تھے اور فقہی مسائل کے سلسلہ میں حضرت مولانا جلال الدین صاحب کی طرف رجوع کرتے تھے یعنی ان کے شاگرد تھے ایک مرتبہ مولانا موصوف نے فقیر صاحب مذکور کو فرمایا تمہارے ناچو (ناچنے والے) پیر صاحب بھی تو آئے ہیں ان کو میرا سلام کہنا (اس سے ان کا مقصود شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کثرت وجد پر تنقید کرنا تھا) گو مولانا صاحب کے یہ کلمات ان کو شاق گزرے لیکن صبر کیا اور چلے آئے موقع مناسبت سے یہ بات حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی بتادی شاہ صاحب نے سن کر

مسکرائے اور فرمایا اگر آئندہ میرے متعلق یہ کلمات (ناچو پیر) دہرائے تو ان کو کہنا وہ ناچتے بھی ہیں اور نچاتے بھی ہیں۔ چنانچہ دوسری بار جب فقیر صاحب کے سامنے مولانا صاحب نے مذکورہ کلمات دہرائے تو انہوں نے فوراً کہہ دیا کہ وہ ناچتے بھی ہیں اور نچاتے بھی ہیں یہ الفاظ سنتے ہی مولانا صاحب کی حالت دگر گوں (عجیب) ہوگئی۔ حالت وجد کا غلبہ ہوگیا اور کھڑے ہو کر ناچنے لگے یہاں تک کہ مسام سے خون رسنے لگا۔ بالآخر یہی مولانا جلال الدین حضرت شاہ صاحب عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ بنے۔ یہ کیا تھا، ایک اللہ والے کے غائبانہ کلام کا اثر و کمال (الظاہر ص 24)

﴾ سندھ کے مشہور ولی حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات میں ہے کہ جب آپ حضرت شاہ عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ (بلوی والے) کے عرس کے موقع پر تشریف لے گئے سماع کے وقت آپ پر وجد کا اس قدر غلبہ ہوا کہ اپنے کچھ کپڑے (قمیص یا عمامہ وغیرہ) نذر کر دیے (اشعار) پڑھنے والے فقراء کی طرف پھینک دیئے۔ یہ دیکھ کر دوسرے لوگوں نے بھی کپڑے ان کی طرف پھینکے۔ یہاں تک کہ اس قدر کپڑوں کا وزن ہوگیا کہ اونٹ ہی اٹھا سکتا تھا (بھٹ دھنی، ص 56)

ولی کی زیارت سے وجد

﴾ حضرت سلطان الاولیاء سید شاہ مردان شاہ اول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (چھٹے پیر صاحب پاگارہ جو کہ حضرت کوٹ دھنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لقب سے مشہور تھے) کے حالات زندگی میں مرقوم ہے کہ آپ دستور (Routine) کے مطابق 27 رجب کو مریدین کو زیارت سے مستفیض فرماتے اور نصیحت فرماتے تھے تو بہت سے فقراء پر وجد و حال طاری ہو جاتا تھا کئی بے ہوش ہو کر گر پڑتے تھے جبکہ گریہ وزاری تو جماعت میں عام ہوتی تھی۔ (تاریخ پاگاران: ص: 10)

﴾ حضرت سید پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی وجدانی کیفیت میں رہا کرتے تھے۔ اس بارے میں آپ کے کئی واقعات بھی ہیں۔ تفصیلات (مہر منیر: ص 157)

☆ واصف علی واصف صاحب کی کتاب گفتگو میں بھی وجد اور وجدان کے متعلق لکھا ہے۔

(گفتگو: ج 10 ص 209 کاشف پبلی کیشنز)

حضرت بہاءالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی وجد طاری ہوا آپ اکثر استغراق کی حالت میں رہتے تھے۔ (اولیاء ملتان: ص 19 سنگ میل پبلیکیشنز)

ولی کامل حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1096ھ) جو کہ عروۃ الوثقی حضرت خواجہ محمد معصوم بن امام ربانی قدس سرہ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ پر اکثر وجدانی کیفیت طاری رہتی تھی۔ کسی کی زبان سے لفظ اللہ سنتے تو آپ پر وجد طاری ہو جاتا تھا۔ بسا اوقات مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگتے۔ ایک مرتبہ آپ تہجد کیلئے اٹھے تو بانسری کی آواز سنی بیتاب ہو کر گر پڑے، جس سے دست مبارک پر چوٹ آ گئی۔ تو فرمایا کہ لوگ ہمیں بے درد کہتے ہیں، بے درد وہ خود ہیں جو سماع کی تاثیر پر صبر کرتے ہیں (علماء ہند کا شاندار ماضی: ج 1 ص 306، مقامات مظہری مترجم: ص 70)

حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1195ھ) کی توجہ کی تاثیر سے لوگ بیتاب ہو جاتے اور کمال استغراق کی وجہ سے بے خود ہو کر گر پڑتے اور شوق کی حرارت دلوں کو راہ سلوک پر آمادہ کرتی اور محبت کی جاذبہ سے مقامات طے کرتے (مقامات مظہری: ص 44)

توجہ سے وجد

ایک بار نماز فجر کے بعد ذکر و مراقبہ سے پہلے حضرت مرزا جان جاناں نے یہ فرماتے ہوئے مولوی کرامت علی صاحب پر توجہ فرمائی۔ کہ بحق بہاؤالدین میں تجھے بے محنت دوں گا۔ بقول مولوی صاحب میں بے ہوش ہو گیا۔ گویا میرا دل سینے سے باہر نکل گیا ہے مدت بعد ہوش میں آیا تو آپ حلقہ سے فارغ ہو چکے تھے اور میں دھوپ میں تھا (مقامات مظہری 206)

حضرت اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1127ھ) فرماتے ہیں کہ

ایک دفعہ علاؤالدین الخلوتی بروسہ شہر میں وعظ کیلئے منبر پہ بیٹھے، بہت سارے لوگ ان کی تقریر سننے کیلئے جمع تھے۔ حضرت خلوتی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار کہا یا اللہ، پوری جماعت پر ایک حالت طاری ہو گئی اور رقص کرنے (ناچنے) لگے۔ قریب تھا کہ اس آہ و بکا سے نہ لوٹتے۔ (تفسیر روح البیان، ص 398، 2-1)

حضرت عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ پر جب تواجد کی کیفیت طاری ہوئی تو لوگوں نے آپ کو برا بھلا کہا

شروع کردیا تو آپ نے یہ اشعار ارشاد فرمائے کہ

(1) نمی دانم کہ آخر چوں دم دیدار می رقصم
مگر نازم بآں ذوقے کہ پیش یار می رقصم

(2) بیا جاناں تماشا کن کہ در انبوہ جانبازاں
بصد ساماں رسوائی سر بازار می رقصم

(3) تو ہر دم می سرائی نغمہ و ہر بار می رقصم
بہر طرزی کی رقصانی من اے یار می رقصم

(4) تو آن قاتل کہ از بہر تماشہ خون من ریزی
من آں بسمل کہ زیر خنجر خونخوار می رقصم

(5) اگرچہ عالم قطرہ شبنم نپاید بر سر خارے
منم آں قطرہ شبنم بہ نوک خار می رقصم

(6) کجا رندی کہ پامالش کنم صد پارسائی را
زہے تقویٰ کہ من با جبہ و دستار می رقصم

(7) مرا خلقے ہمی گوید گدا چندی چہ می رقصی
بہ دلداریم اسرار ازاں اسرار می رقصم

(8) منم عثمان ہارونی و یار شیخ منصورم
ملامت می کند خلقے و من بر دار می رقصم

ترجمہ:۔

(1) میں نہیں جانتا کہ اپنے محبوب کے دیدار کے وقت کیوں رقص کرتا ہوں۔
مگر مجھے اس بات پر فخر ہے کہ یار کے سامنے رقص کرتا ہوں۔

(2) اے محبوب آپ جانبازوں کے جھرمٹ میں یہاں نظر فرمائیں۔
بے حساب رسوائی کے باوجود میں سب کے سامنے رقص کرتا ہوں۔

(3) آپ جب بھی نغمہ سرائی کرتے ہیں، میں ہر بار رقص کرتا ہوں۔
اے میرے پیارے! آپ کی ہر ادا پر میں رقص کرتا ہوں۔

(4) آپ وہ قاتل ہیں کہ اپنے دیدار سے میرا خون بہاتے ہیں۔
میں وہ مرغ بسمل ہوں کہ خون خوار تلوار کے نیچے بھی رقص کرتا ہوں۔

(5) اگرچہ تمام لوگ کانٹے کی نوک پر شبنم کا قطرہ نہیں پاتے۔
مگر میں کانٹے کی نوک پر شبنم کا قطرہ بن کر رقص کرتا ہوں۔

(6) آپ کہاں ہیں کہ میں آپ کی خاطر بے حساب پارسائی کو قربان کردوں۔

میری پرہیزگاری یہ ہے کہ میں جبہ و دستار کے ساتھ رقص کرتا ہوں۔

(7) مجھے لوگ یہ کہتے ہیں کہ اتنا رقص کیوں کرتے ہوں۔

میرے راز میرے یار کے پاس ہیں، میں ان اسرار کی وجہ سے رقص کرتا ہوں۔

(8) میں عثمان ہارونی ہوں اور شیخ منصور کا دوست ہوں۔

لوگ مجھے ملامت کرتے ہیں اور میں سولی پر بھی رقص کرتا ہوں۔

﴾ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی رقص کرتے تھے اور اپنے حقیقی یار کو مناتے رہتے تھے۔ پنجابی کا شعر ہے

عشق ناے جھلے نی نمبر لے گئے

عقل منداں ایویں نی عمراں گالیاں

ترجمہ:۔ جو عشق میں پاگل ہیں وہی نمبر لے گئے، عقل مندوں نے تو ایسے ہی زندگیاں گزار دیں۔

شاعر کہتا ہے کہ

آکھدے نے لوکی ساڈوں نچڑاں حرام

پر آکھدائے عشق یار و نچو صبح تے شام

ترجمہ:۔ لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ ناچنا حرام ہے، مگر عشق کہتا ہے کہ صبح و شام (محبوب حقیقی کی یاد میں) ناچتے رہو۔

اساں نچ نچ کے یار نوں منیدے آں ترجمہ:۔ ہم ناچ ناچ کر یار کو مناتے ہیں۔

﴾ حضرت میاں شیر محمد نقشبندی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ایک کامل ولی گزرے ہیں۔

آپ کو دن میں کئی کئی مرتبہ وجد ہوتا تھا کپڑے پھٹ جاتے مسجد کی صفیں لپٹی جاتیں آپ قبرستان کی طرف دوڑ جاتے اور کسی ٹوٹی قبر میں لیٹ جاتے۔ ایک دن وجد کی وجہ سے آپ حلوائی کے چولہے میں پڑے ہوئے تھے۔ (خزینہ معرفت، تذکرہ اولیا نقشبند ص 215)

☆ معلوم ہوا کہ آگ بھی اللہ والوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ والد صاحب بتاتے ہیں کہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں ایک فقیر پیر بخش جن کا تعلق لاڑکانہ سے تھا اور وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے لیکن محبوب حقیقی کی محبت میں مجذوب بن گئے تھے جب لنگر کیلئے آگ جلائی جاتی تو اس میں سے انگارے نکال کے ہاتھوں میں اٹھا

کر گھوما کرتے تھے اور دوسرے فقرا کو کہتے کہ دیکھو میرے ہاتھ میں تو پھول ہیں۔ دوسرے فقراء انگارے دیکھ کر دور ہٹ جاتے تھے۔ اس کے علاوہ اسٹیشن سے دربار فقیر پور شریف کچھ فاصلے پر واقع ہے۔ لہذا ریل گاڑی جب درگاہ کے سامنے سے گزرتی تو چلتی ہوئی گاڑی سے چھلانگ (Jump) لگا دیتے۔ اور فرماتے کہ ایک گدھی مجھے دربار سے آگے لی جا رہی تھی لہذا میں چھلانگ لگا کر آ گیا ہوں۔ یاد رہے ان فقیر کا انتقال اسی دور میں ہوا ہے۔ معلوم ہوا کہ آج بھی ایسے لوگ موجود ہیں جن کا آگ بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتی اور اگر عشق میں کہیں سے چھلانگ بھی لگا دیں تو بھی ان کو کچھ نہیں ہوتا۔

﴿ شیخ ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ حالت وجد میں گنے کے کٹے ہوئے کھیت میں دوڑ پڑے، گنے کی جڑوں سے ان کے پاؤں بالکل کٹ گئے لیکن انھیں بالکل خبر نہ ہوئی (کیمیاء سعادت: ص 373 زاویہ پبلشرز)

﴿ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے چند اشعار پڑھے گئے تو آپ کھڑے ہو گئے اور وجد کرنے لگے (عوارف المعارف باب 22 ص 327 مدینہ پبلشنگ کراچی)

﴿ مولانا بدرالدین سرہندی فرماتے ہیں کہ

خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1012ھ﴾ اگر کسی کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ لیتے تو اس پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی جو لوگ سے تماشے کیلئے دیکھنے آتے ان پر بھی یہ کیفیت طاری ہو جاتی (حضرات القدس: دفتر دوم: ص 221)

☆ آپ کی زیارت سے ہی کافی لوگوں کو وجد آ جاتا تھا (عمدۃ المقامات، الرسالۃ الغفاریہ)

﴿ مولانا صاحب مزید لکھتے ہیں کہ

امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت میر محمد نعمان رحمۃ اللہ علیہ کو کسی جگہ بھیجا۔ وہاں آپ کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ آپ کی صحبت میں فقراء پر بے حد وجد طاری ہوتا تھا حالت بیخودی میں لوگ اپنے کپڑے پھاڑ دیتے اور زمین پر تڑپتے تھے تماشائیوں اور منکرین پر بھی یہ کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ (حضرات القدس: دفتر دوم: ص 369)

﴿ حضرت شاہ غلام حسن سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں بھی لوگوں کو وجد ہوا کرتا تھا (عمدۃ المقامات ص 435)

﴾ایک مرتبہ شاہ غلام علی دھلوی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1240ھ﴾ کا نام لیا گیا تو لوگ بے ہوش ہو گئے (مقامات مظہری:ص 201)

☆معلوم ہوا کہ صرف اللہ کے ولی کا نام لینے سے بھی وجد کی کیفیت طاری ہو سکتی ہے۔

﴾علامہ حبیب الرحمن گبول طاہری صاحب لکھتے ہیں کہ

طریقہ عالیہ نقشبندیہ کے مشہور بزرگ پیر فضل علی قریشی اور حضرت پیر عبدالغفار المعروف مٹھا سائیں اور حضرت اللہ بخش المعروف پیر سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہم کے زمانہ میں بھی فقراء کو وجد ہوا کرتا تھا۔ (راہ حقیقت:ص 142)

﴾حضرت پیر طریقت ورہبر شریعت غلام حسین شاہ بخاری غفاری صاحب مدظلہ العالی (قمبر والے) جو کہ سندھ کی مشہور شخصیت ہیں آپ کی تقریر کے دوران بھی فقراء پر وجد کی کیفیت طاری رہتی ہے۔

﴾حضرت پیر طریقت الیاس قادری صاحب مدظلہ العالی (امیر دعوت اسلامی) پر بھی وجد اور تواجد کی کیفیت طاری ہوئی۔ جس کی عاجز کے پاس وڈیوز بھی موجود ہیں۔

﴾علامہ فیض احمد اویسی صاحب لکھتے ہیں کہ

حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ بازار سے گزر رہے تھے ایک سبزی فروش آواز دے رہا تھا کہ سوئے پالک سوکھا (یہ سبزیوں کے نام ہیں) آپ کو وجد آ گیا۔ فراغت کے بعد آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کو وجد کیوں آیا؟ آپ نے فرمایا یہ کہ رہا تھا جو ایک پل لک سو گیا وہ ہلاک ہو گیا۔ آپ کے اس طرح کے اور بھی بہت واقعات ہیں جو میں نے ذکر سیرانی میں درج کئے ہیں (وجد صوفیاء:ص 49)

☆معلوم ہوا کہ کسی کا کلام سن کر بھی وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ جس طرح آپ کو بظاہر ایک عام بات پر بھی وجد آ گیا۔ اسی طرح عاجز نے ایک فقیر کے بارے میں سنا کہ وہ کسی گاڑی میں سفر کر رہے تھے گاڑی میں گانا چل رہا تھا کہ (آئی ہے تیری یاد آئی ہے) تو اس فقیر کو یہ الفاظ سن کر وجد آ گیا۔ کیونکہ اس فقیر کو ان الفاظ سے اللہ کی یاد آ گئی تھی۔

﴾علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

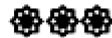
جو اللہ والوں پر اعتراضات کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت سزا ملتی ہے۔ فقیر نے اس موضوع پر کتابیں لکھی ہیں (1) گستاخوں کا برا انجام (2) بے ادب بے نصیب (وجد صوفیاء: ص 67)

دارالعلوم دیوبند میں وجد

﴾ اشرف علی تھانوی صاحب کے واعظ میں ان کے سامعین پر اکثر گریہ اور بعض پر وجد اس حد تک طاری ہوتا تھا کہ لوٹنے تڑپنے لگ جاتے تھے۔ چنانچہ دارالعلوم دیوبند کے بڑے جلسہ دستار بندی میں حضرت مولانا موصوف کے وعظ میں ایک صاحب پر اس قدر کیفیت وجد طاری ہوئی کہ وہ کسی طرح فرو (ختم) نہ ہوئی یہاں تک کہ وعظ کا مجمع درہم برہم ہو گیا اور وعظ نا تمام ہی رہا۔ (اشرف السوانح ص 64، اقتباس رہنمائے سالکین)

﴾ نیز اس کتاب کے: ص 130, 131 میں مولانا خواجہ عزیز الحسن مجذوب صاحب نے دارالعلوم کانپور کے ایک طالب علم کا واقعہ لکھا ہے کہ بوستان کے درس میں اشعار سن کر وجد میں آ کر لاالہ الا اللہ کا ورد کرتے ہوئے تیزی سے بھاگتے ہوئے بازار کی طرف نکل گئے جو ملتا اسے یہی کہتے یہاں تک کہ ہندوؤں سے بھی لاالہ الا اللہ کہلوایا۔ نماز عصر کا وقت ہونے پر کہنے پر وضو تو کر لیا اور نماز کیلئے کھڑے ہو گئے لیکن نماز عجیب طرح پڑھی کہ اللہ اکبر کے بجائے آہ، آہ کہتے تھے اور بجائے تلاوت کے عشقیہ اشعار پڑھتے تھے حالانکہ اس سے قبل انہیں کبھی اشعار پڑھتے نہ سنا گیا تھا۔ اس نماز میں انہوں نے سجدے بھی بے تعداد کئے رات بھر یہی کیفیت رہی دوسرے روز جب کانپور کے درویش میاں خاکی شاہ سے کیفیت سلب کرائی گئی تو رات کو خواب میں اس طالب علم کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی اور فرمایا کہ اس فقیر سے کہہ دینا کہ کیا تمہاری کم بختی آئی ہے کہ ایسی نعمت کو سلب (ختم) کرتا ہے۔ (تلخیص رہنمائے سالکین)

﴾ مولوی عاشق الٰہی میرٹھی صاحب نے بھی ایک واقعہ لکھا ہیں جس میں رشید احمد گنگوہی صاحب کی تقریر سن کر بہت سارے لوگوں پر عجیب و غریب کیفیت طاری ہوگئی تھی تفصیلات (تذکرۃ الرشید ج 2، ص 250)



منقبت اور وجد؟

☆ ہمارے بہت سارے بھائی یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آپ لوگوں کو تلاوت اور نعت میں وجد نہیں ہوتا مگر جب مرشد کی منقبت شروع ہوتی ہے تو وجد شروع ہو جاتا ہے۔

جواب:۔ میرے پیارے بھائی پہلی بات تو یہ کہ عرس کے موقع پر جب ختم شریف کے بعد دعا ہوتی ہے تو اس میں ہر آنکھ اشکبار ہوتی ہے یہ بھی وجد کی ایک قسم ہے اور منقبت کے علاوہ بعض فقراء کو نعت میں بھی وجد ہوتا ہے، ہاں مگر منقبت میں زیادہ فقراء پر یہ کیفیت نظر آتی ہے۔ اس کے لئے دو (2) طرح کے جواب ہیں

(1) بجلی جب پاور ہاؤس سے نکلتی ہے تو اس وقت 33 ہزار وولٹ کی طاقت سے نکلتی ہے اور آگے چل کر 11 ہزار وولٹ ہو کر ٹرانسفارمر سے ہوتی ہوئی 220 وولٹ میں تبدیل ہو کر ہمارے گھروں میں آتی ہے۔ جس سے ہمارے بلب جلتے ہیں۔ اگر ہم میں سے کسی کا ہاتھ 220 وولٹ کی ننگی تار پر لگ جائے تو کیا برداشت ہوگا؟ ممکن ہے چند لمحوں کیلئے ہم برداشت کر پائیں۔ لیکن اگر ہمارا ہاتھ 11 ہزار یا 33 ہزار وولٹ کی تار سے لگ جائے تو برداشت کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ بالکل اسی طرح مرشد کامل کا فیض اللہ تعالیٰ اور آپ ﷺ کے فیض سے بہت کم ہوتا ہے۔ ہم وہ ہی برداشت نہیں کر پاتے اور وجد کی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ تو اگر اللہ تعالیٰ یا آپ ﷺ کا فیض براہ راست (Direct) ہم پر ظاہر ہو جائے تو کس طرح برداشت کر سکیں گے۔ (اس طرح کی اور بھی بیشمار مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں)

(2) انسان پہلے فنا فی الشیخ کے مقام کو حاصل کرتا ہے جب یہ حاصل ہو جائے تو پھر مرشد کامل، آپ ﷺ کی بارگاہ میں پہنچا دیتے ہیں اور جب مسلمان فنا فی الرسول کے مقام پر پہنچتا ہے تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچا دیتے ہیں۔ پھر بندہ فنا فی اللہ کے مقام کو پا لیتا ہے۔ جب تک مرشد کی محبت کامل نہیں ہوگی تب تک انسان اگلی منازل طے نہیں کر سکتا اسلئے بعض فقراء جب مرشد کی منقبت سنتے ہیں تو مرشد کی محبت میں وجد و رقص کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ کیونکہ پیر کامل کی محبت آنحضرت ﷺ کی محبت ہے اور آپ ﷺ کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔ اس لئے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں تصور شیخ اور محبت پیر کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ لہذا ہمیں اپنے اپنے مرشد کامل کے ارشادات پر عمل کرنا چاہیے اور مرشد سے محبت اور قلبی تعلق کو

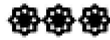
مضبوط بنانے کی کوشش کرنی چاہیے اور ہر اس کام سے دور رہنا چاہیے جو مرشد کو ناگوار لگتا ہو۔ شاعر کہتا ہے کہ

دعا منگیا کرو سنگیو کتے مرشد نہ رُس جاوے

جنہاں دے پیر رس جاندے او جیوندے وی مرے رہندے

ترجمہ:۔ دوستو دعا مانگا کرو کہ کہیں مرشد ناراض نہ ہو جائے جن کے پیر ناراض ہو جائیں تو وہ زندہ رہتے ہوئے بھی (روحانی طور پر) مردہ ہوتے ہیں۔

☆ بس مرشد سے کامل محبت، قلبی تعلق، محبت اور دیدار میں ہی سب کچھ ہے اگر ہم سمجھیں۔ تفصیلات کے لئے تصوف کی کتابیں مفید رہیں گی۔ خصوصا مرشد کامل کی ضرورت کیوں؟ (ضیاء القرآن پبلی کیشنز)



حاصل کلام

اثر کرے نہ کرے سن تو لے میری فریاد ہے نہیں داد کا طالب یہ بندہ آزاد

مذکورہ بالا تمام دلائل اور واقعات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی ہے کہ حقیقی وجد اور تواجد نہ تو آج کی کوئی نئی ایجاد ہے اور نہ ہی ناجائز ہے۔ لہذا اہل وجد اور تواجد پر نہ تو اعتراضات کئے جائیں اور نہ ہی ان کی مخالفت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور عاجز کی اس چھوٹی سی کاوش کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو درگزر فرماتے ہوئے اسے اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے (آمین)

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

احقر العباد

محمد صدیق طاہری نقشبندی عفی لہ



ملاحظہ: مراجع صفحہ نمبر 75 پر ملاحظہ فرمائیں۔

ایک کامل ولی کا تعارف

حضرت علامہ خواجہ محمد طاہر عباسی بخشی نقشبندی المعروف تجن سائیں مدظلہ العالی سندھ کے ایک صاحب طریقت، صاحب معرفت، صاحب اوصاف اور تصوف سے تعلق رکھنے والے، اسلام کی حقیقی تعلیمات کا درس دینے والے لوقت کے عظیم مصلح وروحانی شخصیت ہیں۔ آپ کی ولادت 21مارچ 1963ء کو لاڑکانہ میں ہوئی۔ آپ نے ابتدائی پرائمری تعلیم درگاہ فقیر پور شریف رادھن ضلع لاڑکانہ اور درس نظامی وعصری تعلیم اللہ آباد شریف کنڈیارو میں حاصل کی۔ ایم،اے، اسلامک اسٹڈیز میں آپ نے سندھ یونیورسٹی سے

پہلی (1st) پوزیشن حاصل کی۔ درس نظامی کی بالائی کتب کی تعلیم کے لئے المرکز القادریہ کراچی میں زیر تعلیم رہے۔ اس دوران آپ نے شیخ الحدیث علامہ سید منتخب الحق قادری، تاریخ کے مشہور استاد علامہ یحییٰ صدیقی، شیخ الادب مولانا سعید الرحمٰن اور دیگر اساتذہ کے پاس تفسیر، اصول تفسیر، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، فلسفہ، منطق، علم الکلام، ادب عربی، تاریخ اور صرف ونحو کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے علاوہ آپ نے بین الاقوامی شہرت یافتہ مشہور ومعروف محقق اور نقاد محترم عبدالقدوس ہاشمی کے پاس تاریخ مذاہب عالم اور تقابل ادیان پر مکمل عبور حاصل کیا۔ آپ نے باطنی علوم کی منازل اپنے والد گرامی، اصلاح امت کا درد رکھنے والے مشہور ومعروف پیشوا حضرت اللہ بخش المعروف سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے پاس طے کیں۔ حضور سوہنا سائیں نے آپ کو تین مرتبہ خلافت سے نوازا۔ حضور سوہنا سائیں کی وفات کے بعد (جو کہ 1983ء میں ہوئی) قبلہ تجن سائیں کو آپ کا نائب وجانشین مقرر کیا گیا اور سوہنا سائیں کے تمام خلفاء نے آپ کے دست اقدس پر بیعت فرمائی۔

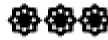
حضرت خواجہ محبوب تجن سائیں کا پیغام بہت سادہ اور تبلیغ وتعلیم بہت مسحور کن ہے کہ ہم سب اپنے اعمال کا اعادہ کر کے اپنی کوتاہیوں اور خامیوں پر نظر رکھیں۔ کسی دوسرے فرقے یا مذہب کو برا نہ کہیں، صرف اپنے کردار، ایمان اور دیگر انسانوں کی فلاح کو مدنظر رکھیں۔ اپنی ذات، اپنی طاقت اور اپنی حیثیت سے خلق خدا کو نقصان نہ پہنچائیں خاموشی سے اپنی صلاحیتوں کے ذریعے زیر زمین بہنے والے چشمے کی طرح دوسروں کو

سیراب کرتے رہیں۔ دین و دنیا کی بہتری کیلئے ہمیشہ ذکر قلبی کرتے ہوئے اللہ سے اپنا رابطہ قائم رکھیں۔ ﴿ذکر قلبی ایسا ذکر ہے جس سے دل کی اصلاح ہوتی ہے اور انسان ہر وقت دل میں اللہ تعالیٰ یعنی اپنے محبوب حقیقی کو یاد کرتا رہتا ہے، جب ایک مرتبہ یہ دل زندہ ہو جائے تو پھر کبھی نہیں مرتا اگر چہ انسان کی موت واقعہ ہو جائے تب بھی یہ دل دھڑکتا رہتا ہے۔ اس کا مشاہدہ کئی ڈاکٹروں نے بھی کیا ہے جو اس کے چشم دید گواہ ہیں﴾۔

﴾اور نبی کریم ﷺ کی سنتوں پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کی رضا حاصل کریں۔

حضرت محبوب جن سائیں دامت برکاتہم العالیہ کی تعلیمات محبت، اخوت، ہمدردی اور مساوات پر مشتمل ہیں اور منافقت و منافرت سے مبرا اور ان کی اپنی حلیمیت، متانت اور جاذب نظر شخصیت کی طرح پر سکون اور مسحور کن ہیں۔ جن سے انسان کے اندر تسلی و تشفی پیدا ہوتی ہے جو اسے پاک و شفاف بنانے میں معاونت کرتی ہے۔ آپ کی صحبت میں آنے سے کئی گناہ گار نیکوکار بن گئے ہیں، کئی بے نمازی نماز پابندی سے ادا کر رہے ہیں۔

بہر کیف آپ اس ولی کامل کی زیارت کر کے دیکھیں اور پھر اپنے دل سے اس شخصیت کے بارے میں پوچھئے گا کہ وہ کیا کہتا ہے؟



﴿مراجع﴾

نام کتاب	مصنف / مؤلف / مترجم
القرآن الکریم	

﴿کتب التفاسیر﴾

نام کتاب	مصنف / مؤلف / مترجم
تفسیر کبیر	علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 606ھ﴾
تفسیر قرطبی	ابو عبد اللہ محمد بن احمد القرطبی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 671ھ﴾
تفسیر ابن کثیر	اسماعیل بن عمر بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 774ھ﴾
روح البیان	حضرت علامہ اسماعیل حقی بروسوی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1137ھ﴾
تفسیر مظہری	قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1225ھ﴾
تفسیر روح المعانی	شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الآلوسی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1270ھ﴾
جلالین کلاں	
تفسیر نعیمی	علامہ نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1368ھ﴾
تفسیر ضیاء القرآن	علامہ پیر کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

﴿کتب احادیث﴾

نام کتاب	مصنف / مؤلف / مترجم
صحیح بخاری شریف	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 256ھ﴾
صحیح مسلم شریف	امام مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 261ھ﴾
سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 275ھ﴾
سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 273ھ﴾
ترمذی الجامع الصحیح	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 279ھ﴾
شمائل ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 279ھ﴾
مسند احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 241ھ﴾

مصنف ابی شیبہ	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 235ھ﴾
مسند البزار	امام ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق بزار رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 292ھ﴾
السنن الکبری للنسائی	امام ابوعبدالرحمن بن احمد شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 303ھ﴾
ابویعلی المسند	شیخ الاسلام ابویعلی احمد بن علی موصلی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 307ھ﴾
مستخرج ابی عونہ	ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 316ھ﴾
الفوائد الشہیر	ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم البزار رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 354ھ﴾
طبرانی المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 360ھ﴾
المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 360ھ﴾
معجم ابن مقری	ابوبکر محمد بن ابراہیم بن علی المقری رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 381ھ﴾
حاکم المستدرک	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 405ھ﴾
ابونعیم حلیۃ الاولیاء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 430ھ﴾
السنن الکبری للبیہقی	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 458ھ﴾
الآداب للبیہقی	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 458ھ﴾
بیہقی شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 458ھ﴾
دیلمی الفردوس	حافظ ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 509ھ﴾
شرح السنۃ	امام ابومحمد حسین بن مسعود بغوی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 516ھ﴾
الاحادیث المختارہ	امام ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد مقدسی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 643ھ﴾
الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 656ھ﴾
صحیح ابن حبان	علامہ امیر علاؤ الدین علی بن بلبان فارسی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 739ھ
ہیثمی مجمع الزوائد	حافظ نورالدین علی بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 807ھ﴾
عجلونی کشف الخفاء	شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1162ھ﴾

﴿ کتب فتاوی ﴾

مجموعۃ الفتاوی	تقی الدین احمد ابن تیمیہ ﴿متوفی 728ھ﴾
فتاویٰ تاتارخانیہ	علامہ عالم بن العلاء الانصاری الدھلوی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 786ھ﴾
الحاوی للفتاوی	امام جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 911ھ﴾
فتاوی حدیثیہ مصریہ	شیخ الاسلام احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 974ھ﴾
وجیز الصراط	علامہ احمد بن ابی سعید المعروف ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1130ھ﴾
حاشیہ طحطاوی	سید احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1231ھ﴾
فتاوی شامی	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1252ھ﴾
فتوی تنقیح حامدیہ	علامہ حامد بن علی بن عبدالرحمٰن آفندی عمادی حنفی مفتی دمشق وشام
فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1340ھ﴾
فقہ علی مذاہب اربعہ	علامہ عبدالرحمٰن جزیری رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1360ھ﴾
فتاوی امجدیہ	مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1368ھ﴾
فتاوی خیریہ	علامہ خیر الدین رملی رحمۃ اللہ علیہ
فتاوی قاسمیہ	حضرت قبلہ مفتی محمد قاسم مشوری رحمۃ اللہ علیہ
تنویر الفتاوی	حضرت علامہ مفتی منور حسین شاہ سواتی صاحب مدظلہ العالی
فتاوی رشیدیہ	مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب
امداد الفتاوی	مولوی اشرف علی تھانوی صاحب

فتاوی دیوبند پاکستان المعروف بہ فتاوی فریدیہ — مولوی مفتی فرید صاحب

﴿ کتب تصوف ﴾

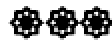
کشف المحجوب	شیخ ابوالحسن داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی تقریباً 470ھ﴾
منازل السائرین	ابی اسماعیل عبداللہ بن محمد الانصاری الھروی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 481ھ﴾

احیاء العلوم	امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 505ھ﴾
کیمیائے سعادت	امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 505ھ﴾
فتوح الغیب	محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 561ھ﴾
عوارف المعارف	شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر بن محمد سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 632ھ﴾
بزم اولیاء	امام عبداللہ بن اسعد یافعی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 768ھ﴾
مثنوی شریف	مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 672ھ﴾
مکتوبات	امام ربانی احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1034ھ﴾
اخبار الاخیار	شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1052ھ﴾
فقہ و تصوف	شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ مترجم عبدالحکیم شرف قادری قدس سرہ
مکاتیب شریفہ	حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1240ھ﴾
تنبیہ المنکرین عن	حضرت علامہ مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ آف مانکی شریف ﴿متوفی 1347ھ﴾
حقوق المرشدین	" " " " " "
قطب الارشاد	حضرت عارف باللہ علامہ فقیر اللہ صاحب حنفی رحمۃ اللہ علیہ
الرسالۃ الغفاریہ	حضرت مولانا محمد صالح صاحب رحمۃ اللہ علیہ
اولیاء ملتان	بشیر حسین ناظم، ایم۔اے
مہر منیر	سوانح حیات حضرت سید پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ مرتب: علامہ فیض احمد فیض
راہ و رسم منزل ہا	علامہ پیر سید نصیر الدین نصیر گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ
وجد صوفیاء کا جواز	علامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 2011ء﴾
تصوف و طریقت	حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری صاحب
فضیلت الذاکرین	حضرت علامہ مفتی محمد غلام فرید ہزاروی
مرشد کامل کی ضرورت کیوں؟	علامہ حافظ نذیر احمد سیفی صاحب

جلوہ گاہ دوست	حضرت علامہ پیر طریقت و رہبر شریعت خواجہ محمد طاہر بخشی عباسی نقشبندی مدظلہ العالی
راہ حقیقت	علامہ حبیب الرحمن گبول طاہری صاحب
الفت جو آواز	حضرت علامہ پیر کرم اللہ المعروف دلبر سائیں
مخزن طریقت	علامہ مولانا محمد ظفر عباس محمدی سیفی صاحب
تحفۃ الاحیاء	علامہ سید عبدالحق حنفی ترمذی سیفی صاحب
رہنماء سالکین	مولوی حاجی عبدالشکور صاحب
الکشف فی مہمات التصوف	مولوی اشرف علی تھانوی صاحب ﴿متوفی 1332ھ﴾
شریعت و طریقت	مولوی اشرف علی تھانوی صاحب

﴿متفرق﴾

رشحات	شیخ فخر الدین علی بن حسین المشہور واعظ کاشفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ
حدیقۃ الندیہ	علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1141ھ﴾
مقامات مظہری	حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1240ھ﴾
انوار قدسیہ	حضرت علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ
حضرات القدس	مولانا بدر الدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
ولیوں کے حالات	عبدالرحمن شوق (امرتسری)
کلیات اقبال	ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ ﴿متوفی 1938ء﴾
گفتگو	واصف علی واصف صاحب
امداد المشتاق	مولوی اشرف علی تھانوی صاحب
تبلیغی نصاب	علامہ زکریا صاحب
کمال الشیم	مترجم خلیل احمد سہارنپوری
تذکرۃ الرشید	مولوی عاشق الٰہی میرٹھی صاحب



تصوف وطریقت، درس مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمۃ، حالات مشائخ نقشبند، مختصر معمولات، ایصال ثواب، ختم خواجگان پر ایک مختصر اور جامع کتاب

جلوہ گاہِ دوست

مؤلف

سالار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ

خواجہ محمد طاہر بخشی نقشبندی المعروف سجن سائیں دامت برکاتہم عالیہ

سجادہ نشین درگاہ اللہ آباد شریف، کنڈیارو، سندھ

ناشر:۔ ادارۃ المعرفۃ پبلیکیشنز

روحانیت کے موضوع پر ایک بہترین رسالہ جس میں روحانیت کے بارے میں ہونے والے غلط نظریوں کا رد کیا گیا ہے اور حقیقی روحانیت کو بڑے ہی پیارے انداز میں بیان کیا گیا ہے

روحانیت کیا؟

مؤلف

ڈاکٹر جمیل احمد خان

ناشر:۔ طاہری پبلیکیشن حیدرآباد

INTRODUCTION

Hazrat Khowaja Muhammad Tahir Abbasi Bakhshi Naqshbandi alias Sajjan Sain May his shadow be extended belongs to a gentleman having wisdom,religion and mystic and imparting accurate lessons of Islamic teachings,great reformer of the age and a spiritual personality. He was born on 21st March 1963 at Larkana. He acquired the basic primary education at Dargah Faqirpur Sharif Radhan district Larkana and Islamic and the education of time at Allahabad Shareef,Kandyaro. He obtained his Master's degree in Islamic Studies from the University of Sindh and secured 1st position. He studied the upper Islamic subjects at Al Markaz ul Qadria Karachi. During this period he studied the commentary (Tafseer,and its principles,Hadith(Narration of saying of Holy Prophet Muhammad (P.B.U.H) and its principles) jurisprudence and its facts,philosopy,logic,knowlage of conversation,Arabic literature, History and Sarf,Nahu (Grammar of Arabic)from a venerable narrator Hazrat Allama Molana Muntakhibul Haq Qadri,Allama Syed Yahya of renound teacher of History and Saeed-ur-Rehman,learned scholar of literature and other teachers Besides this,he studied the History of World Religions from reverend Abdul Quddus Hashmi a research scholar and a critic of international fame and became an authority on comparative religions. He passed the stage of intrinsic and spiritual knowledge from his father Hazrat Allah Bakhsh alias Sohna Sain (may Allah keeps on illuminating his resting place) His holiness Sohna Sain has favored him as his caliph thrice. After the death of Sohna Sain he has been nominated as his successor and every disciple and caliph took the oath of allegiance on his very sacred hand.

The message of Hazrat Khowaja Sajjan Sain is very simple and preaching and teaching is very fascinating that we should repeat our deeds and keep an eye on our deficiencies and imperfections. Never disgrace any sect or religion,always keep in view of your character, faith and the welfare of other human beings. Do not hurt the creatures of Allah from your personality,power and status. Bloom others like in under ground stream with your virtuous qualities. Always establish your cordial relation with Allah for the betterment of your religion and the life of world. This cordial relation is such a thing through which the instinct is reformed and a human always keep on remembering God. When this inner is alive it never expires. If a man dies even than the heart of such person beats (This has been physically observed by doctors in many cases).Always act on the traditions of Prophet Muhammad (Peace be upon Him).The teachings of worthy Sajjan Sain comprises of love,brotherhood,sympathy and equality and aloof from hypocrisy and hatred and his on gentleness depth of thought and attractive visionary personality is quite satisfied and fascinating. These developed a consolation and satisfaction in the inner of a man and this helps to make his cheste clean and transparent. Anyhow you are requested to pay a visit to this perfect learned saint and then ask your inner about this personality.